

ارتحل سہت

451

# کدو باؤں

سوامی شری میگلانند

پنجمین جزء بک پولو یاری کیلائے محترم

# کوہاولی

جسماں

بیہر صاحب کی فتح سروال حیات اور انہی پڑیدہ چیزوں دوسرے

معنی درج کئے گئے ہیں

سوامی شرمیں مکلا نند بھارت پٹھک کیسیر پتھی  
مُونہ

پٹنه (بہار)

پبلیشورز

# جزل بک فوٹو ما جران کت

لوہاری در وادا زہ - لاہور

۱۳۴

# بھجن

ہے سب میں سب ہی سے نیارا  
چیو خستہ جل نفل سب ہی میں شجد دیا پت بون ہارا  
سب کے نیکٹ دُور سب ہی سے جن جیسا جن کئنیو و چارا  
سار شبد کو جو جن پاوے۔ صونہیں کرت نیم آچارا  
کہیں کبیر سُن و بھائی سادھو شبد گئے سوہن ہمارا

حکیمت جعفرت

۱۰م

# شکریہ

اپنے احباب کے بھی صاحب سے مجبور ہو کر گذشتہ سال میں نے بھگت بیر صاحب کے چینہ چینہ دو ہوں کو بیپر دو ہاوی کے نام سے اردو لباس میں اردو دان اصحاب کے پیش کرنے کی جراحت کی تھی۔ اس کتاب کے شائع کرتے ہوئے مجھے اتنی توقع نہیں تھی کہ ایک ماہ کے قابل عرصہ میں اس کتاب کی اپنی ایڈیشن ختم ہو جائے گا۔ اور اس کتاب کی مانگ اس قدر بڑھ جائے گی کہ مجھے اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن بہت جلد شائع کرنا پڑے گا۔

میں ان سب اردو دان اصحاب کا جہنوں نے بیپر دو ہاوی کی متعدد کاپیاں خرید کر میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں :

یہ بیپر دو ہاوی کا جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پانچواں ایڈیشن ہے۔ میری خواہش تھی کہ اس ایڈیشن میں کچھ اندھہ دو ہے ایذا دہ کر کے اردو دان اصحاب کے پیش کیا جائے۔ مگر چند درجہ چند وجہات ہے ایسا نہ کر سکا۔ جس کے لئے معافی نہ کرو استکار ہوں۔

بیپر دو ہاوی کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ایڈیشن بیپر شید اوی کے نام

سے شائع کیا گیا ہے۔ وہ بھی بپیر دوہادلی کی طرح مقبول عام ہو چکا ہے۔ مجھے  
کامل یقین ہے۔ کہ جس طرح اردو دان اصحاب نے بپیر دوہادلی کی متعدد کا پیاں  
خرید کر صپہ سی حصہ افزائی کی ہے اسی طرح بپیر شبد اولیٰ کو بھی اپنا کرمیری  
حصہ افزائی کریں گے تاکہ میں اس قابل ہو سکوں کہ اس کا تیسرا حصہ بپیر دیوالی  
بجنادل کے نام سے اردو دان اصحاب کے نذر کر سکوں۔

### ڈعا گو

### مترجم

# کبیر صاحب

کبیر صاحب نورانی مسلمان جو لادہ کے گھر میں پر گٹ ہوئے تھے۔ نورانی استری کا نام نعمان تھا۔ بیبر صاحب نے اپنی تصانیف میں جا بجا اپنے جو لادہ ہے ہوئے گاؤ کر رکھی کیا ہے۔

کبیر صاحب کی زندگی کے واقعات کچھ اس طرح بہم ہیں۔ کہ ان سے ٹھیک ٹھیک ان کی پیدائش کے سمت کا پتہ لگانا مشکل ہے۔ مورخانہ و تحقیقانہ طریقہ پر تحقیقات کر کے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ کس خاص سمت میں پیدا ہوئے تھے۔ مجور ہو کر ہم کو روایات کی مدد لیتی پڑتی ہے۔ روایتیں کہتی ہیں کہ وہ جیٹھ شدی پورناشی پرور سوموار سمت ۱۳۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء اکبری یا شمس الدین میں ظاہر ہوئے تھے۔ پیدائش کے سن کا پتہ لگانا مشکل ہے۔ مگر چونکہ ان کی موت پندرہ صدی کے آخری حصہ میں واقع ہوئی تھی۔ اور اس کا کچھ کچھ پتہ ملتا ہے۔ اس سے پتیجہ مکالا کہ وہ سنت مسیحی کی پندرہ صدی کے شروع میں ظاہر ہوئے تھے۔ بعد ازاں قیاس نہیں معلوم ہوتا۔

بکیر صاحب لاکپن ہی سے تیز مزانج تھے۔ مالک کی بھلگتی کا ابتداء ہی سے خیال تھا۔ ایشور بھلگتی کارنگ ان کی رگ میں کوٹ کوٹ کر پھرا ہوا تھا۔ مگر تعجب ہے کہ گورہ مسلمان جولا ہے کے گھر پیدا ہوئے تھے مگر مسلمانی نہ ہب و شریعت کی جانب وہ کبھی متوجہ نہیں ہوئے۔ لاکپن یہی بکیر صاحب کو پر بھلگتی کی دھن بھی دردہم نام کے بہمن گایا کرتے تھے۔

ہندوؤں میں یہ ایک عام خیال ہے۔ کہ بغیر گورہ کے ادھار نہیں ہو سکتا گورہ بن گت نہیں۔ یہ خیال نہ صرف ہندوؤں میں ہی مفہومی کے ساتھ سرست کر گیا ہے۔ بلکہ جہاں جہاں تصوف کی تعلیم کا پرچار ہے۔ گورہ کی شخصیت کی اہمیت پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ بکیر صاحب ایک موقع پر خود لکھتے ہیں۔

گورہ بن مالا پھیرتے۔ گورہ بن دیتے دا ان

گورہ بن دا ان حرام ہے جائے پوچھو وید پوران

مطلوب۔ گورہ کے بغیر مالا پھیرنا اور گورہ و بغیر دا ان دینا دوؤں ہی حرام ہیں۔ اگر تمہیں بسی از باتوں پر یقین نہ ہو تو وید پوران سے جا کر پوچھ لیجئے۔

اس خیال کو مد نظر رکھ کر بکیر صاحب نے گورہ دھارن کرنے کا ارادہ کیا اس زمانہ میں سوامی رامانند جی مشہور آچاریہ تھے۔ بکیر صاحب ان کی طرف رجوع ہوئے مگر جو تکہ رامانند جی دیش تو تھے اس لئے وہ مسلمان کو کون کہے۔ یہ بھی ذات کے ہندوؤں تک کوشش اگر دینا نے سے انکا رکر دیتے تھے۔ اس لئے انہیں بکیر صاحب کو چیلابنلنے میں اعتراف تھا۔

جیہیں طلب صادق ہوتی ہے۔ وہ کامیاب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ قدرت کا اصول ہے۔ جب سوامی رامانند جی نے ان کو شاگرد کرنے سے انکا رکر دیا۔ تو مایوس ہو کر گھر واپس آگئے۔ بکیر صاحب نے گھر پر آگر اس بات پر غفر

کیا۔ اور اس روز جب ابھی رات باقی تھی۔ وشا سو میدہ گھٹ پر گنگا کے کنارے جا کر سیرھی پولیٹ رہے۔ سوامی رامانند جی کا معمول تھا۔ کہ دہ چار بجے صبح اندر ہرے میں رونہ اشناں کرنے جاتے تھے۔ کبیر صاحب سیرھی پر پڑے۔ تھے۔ رامانند جی کا کھڑا اڈا، ان کے جسم پر پڑ گیا۔ چوت آئی۔ اور وہ رونے نے سنگ رامانند جی پڑتے نرم مزان جسکتے گیا۔ سر پر ہاتھ رکھ کر کھینے لگے۔ بیمار ام رام کہو۔ کبیر صاحب کی مراد یہ آئی انہوں نے سمجھا۔ پیش مل گیا۔ اور دوسرا سے دن نہ صرف اپنے آپ کو رامانند کا چیلہ مشہور کر دیا۔ بلکہ تلاک وغیرہ لگا کر رام رام کا جاپ کرنے لگے۔ تب سے ہی وہ رامانند جی کے شاگرد کہلانے لگے۔

کبیر صاحب رامانند بی کے شاگرد ہونے پر عرصہ تک اپنے باپ کا کام کرتے رہتے۔ اُن کو کپڑا بنتا خوب آتا تھا۔ یہ کپڑا بن کر بازار میں فروخت کر آتے تھے۔ اور جو قیمت مل جائی۔ وہ ماں باپ کو لا کر دیا کرتے تھے۔ لیکن کبھی کبھی ایسا بھی واقعہ ہو جایا کہ تما تھا۔ کہ اگر کسی فقیر یا بیکیں آدمی کو دیکھا تو یا اس کو کپڑوں کا تھان حوالہ کر دیا یا اس کو کپڑے کے تھان کی قیمت دے دی۔

کبیر صاحب نے عرصہ تک رامانند جی کا سست سنگ کیا۔ اور سست سنگ کرایا پھر آپ خود روحانی تعلیم دیتے گے۔ ہندو اور مسلمان دونوں کو یہ اپنے مذہب کی دعوت دیا کرتے تھے۔ اور دونوں ہی کے مذہبی عقائد کا کھنڈن کرنے کا مقصد یہ تھا۔ کہ ہندو مسلمان تصور کے رنگ سے رنگ دیتے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کبیر صاحب بڑا فراغ اور اعلیٰ دل کے کر آتے تھے۔

کبیر صاحب کی راست کلامی نے پنڈلوں اور محوتوں کو جافی دشمن بنا دیا ان کی تقریباً اور مباحثہ میں کچھ پیش نہ جائی تھی۔ ”محبوبہ“ انہوں نے بادشاہ کو گسانا شروع کیا۔ دون بہت آدمی ہیشہ محبوری کے دفت اپسے اوزار دیں پہنچایا

کرتے ہیں۔ مولویوں نے شکایت کی کہ یہ ملحد مرتدادہ بے دین ہیں۔ پنڈتوں نے کہا یہ بے دھرم ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کبیر صاحب دربار میں بلا ٹھے گئے جس وقت وہاں پہنچے۔ ان کو سلام کرنے والے حکم دیا گیا۔ لگر بے خوفی کے ساتھ کھڑے رہے اور سر نہیں جھکایا۔ آخر وہ اپنے نہ بیعتی کی وجہ سے قید کئے گئے ان پر مختلف قسم کی سختیاں رو رکھی گئیں۔ مگر چھپر بھی انہوں نے اپنے وعدہ کے سلسلہ کو پنڈ نہ کیا۔ اور ہنایت بے خوفی سے اس کو جاری رکھا۔

یوں تو کبیر صاحب کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تھی۔ مگر ان میں مندرجہ ذیل شاگرد خاص شاگردوں میں سمجھے جاتے ہیں۔

(۱) دھرم داس جی (۲) سنت گوپال جی (۳) بھگوان داس جی (۴) نرائٹن داس جی (۵) چورامنی داس جی (۶) بیکو داس جی (۷) جیون داس جی (۸) کمال جی (۹) ٹاکالی جی (۱۰) گیانی جی (۱۱) صاحب داس جی (۱۲) نیتا نند جی۔

کبیر صاحب نے ان کو بدہ دیکھیو ان کی طرح جا بجا وعدہ کرنے کے لئے بھیجا اور ان کی نندگما میں ہی ان کی تعلیم ہندوستان کے قریب قریب تمام حصوں میں پھیل گئی۔ اور ہزاروں کو روحانی تشفی پانے کا موقعہ ہاتھ آیا۔

کمال اور کمالی کی نسبت عامم آدمیوں کا یہ خیال ہے کہ یہ خاص کبیر صاحب کی اولاد ہیں۔ کمال رٹ کا اور کمالی رٹ کی بھی مگر بعض بعض روایتیں اس قسم کی موجود ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درست ان کے بناءٰ ہوئے رٹ کے قدر کبیر صاحب کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ان کی بیوی کا نام لوئی جی بتایا جاتا ہے۔ جو دھرماتما اور پتی ورتا استرنی تھیں۔

کبیر صاحب پڑھنے لگئے تھے یا نہیں۔ اس پر بحث کرنی فضول ہے۔ اتنا کہا جاسکتا ہے کہ وہ سنکریت جانتے تھے۔ ہاں بہاشہ سے حزور و اکتف

تھے اور اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو ہندی بھاشہ کے پیدا کرنے والے بکیر صاحب، ہی کہے جاسکتے تھے۔

بکیر صاحب نے خود تو شاید کوئی کتاب نہیں لکھی۔ ان کے کارناموں کو ان کے شاگردوں نے ترتیب دیا ہے۔ جن میں کبیہ پچک اور بکیر ساگر سب سے زیادہ مستند کتب ہیں۔

بکیر صاحب نے بہت دلوں تک پڑھا کیا۔ اور آخری عمر تک اس سلسلہ کو جاہری رکھا۔ عالم ضعیفی میں وہ کچھ کمزور ہو گئے تھے۔ جب وہ بیمار ہوئے اور مرنے کا وقت آیا۔ تب ان کے بعض شاگردوں کی یہ خواہش ہے ہی۔ کہ ان کا دیہانت کاشی میں ہو۔ جہاں انہوں نے اپنی ساری عمر کا بہت سا حصہ لوگوں کو۔ پچھے دھرم کا اپدیش سنانے میں صرف کیا ہے آخر شاگردوں کے مجبور کرنے پر وہ کاشی چلے آئے۔ جب وہ کاشی آئے۔ انہوں نے چادر تان لی۔ اور وہ زندگی جس نے معرفت حقیقت کے امرت کی بہترانی کی۔ دم کے دم میں غائب ہو گئی۔

ان کے مرنے پر ہندو مسلمان میں لڑائی ہونے لگی۔ ہندو ہوتے تھے۔ کہ ہم ان کی لاش کو جایا میں گے اور مسلمان اس کی لاش کو دفن کرنے پر بغض بخشنے روایت کہتی ہے۔ کہ اس وقت ایک محجزہ ہوا۔ بکیر صاحب نے خود پر گٹھ ہو کر کہا ذرا چادر اللہ کو دیکھو۔ لاش کہاں ہے۔

جب چادر اتار کر دیکھا گیا تو لاش کو غائب پایا۔ یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے وہاں لاش کی جگہ پھول پڑتے تھے۔ کہا گیا کہ ان پھولوں کو کیا کیا جادے۔ فرمایا ان کو آپس میں تقسیم کرو۔ اور پتے دین کے مطابق کریا کرم کرو۔ پھول تقسیم ہو گئے آدھے ہندو دوں نے بنارس کے بکیر چورا پر لا کر اس کو چلا دیا۔ مگر ضلع گور کھپور میں بکیر صاحب کا روضہ ہے۔ جہاں اس کے ساتھ ایک چاگیر و قفت

ہے۔ کبیر حورا میں سعادتی ہے۔ جہاں کبیر پنچھو کے مہنت رہتے ہیں۔ اور یہ دو لوگوں میں مقدس سماجی جاتی ہیں۔ کبیر صاحب اکادمی کے روڈر پدھدا سمیٹ ۱۹۵۵ء میں گپت ہوئے تھے۔

آج کل ہندوستان میں کبیر شیخوں کی خاص تعداد ہے۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں ان کی تعداد ۸۲۳۱ بتائی گئی تھی۔ مگر وہ اب اس سے کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ حرب پیشہ متحده میں اکثر ان کو رامانندیوں کے پنچھو میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس میں بہار۔ اڑیسہ وغیرہ کے کبیر شیخوں کی تعداد شامل نہیں کی گئی۔ وہاں بھی ان کی خاص تعداد پائی جاتی ہے۔ پنجاب میں بھی کبیر شیخی کم نہیں ہیں۔

کبیر صاحب نے چونکہ اپنے خیالات کا ذریعہ ہندی زبان کو بنایا تھا اس لئے ان سے ہندی و ان اصحاب ہی مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اگلے اور اونچیں کبیر صاحب کے چنیدہ چنیدہ دو ہے اور دو لباس میں درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کے مطاعت سے اور دو دو ان اصحاب بھی بہرہ اندوں ہو سکیں۔ اور اپنا جیون سچل بناسکیں۔

نیز اندیش

«نقاش فطرت»

مترجمہ

مختصر سیاست و ادب اسلام

## کہہ دو ہاولی

جس کو را کھے سائیں مار نہ سکے کوئے  
بال نہ پانکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے

اُرٹھ - جن کی سائیں رپ میشور (رکھشار (حفاظت) کرتے ہیں۔ انکو کوئی نہیں  
مار سکتا۔ اگر تمام دنیا ہی انکی دشمن ہو جائے تو بھی کوئی ان کا بال بنتکا نہیں  
کر سکتا۔

ایسی بانی بو لئے - من کا آپا کھوئے  
اور دل کو سیل کرے - آپا سیل ہوئے

اُرٹھ - ایسی بات چیت کرنی چاہئے جس میں غور کا شمول نہ رہے۔ اس سے  
دوسرے نہ کہتے ہجتے ہیں اور آپ بھی انسان ٹھنڈا ہوتا ہے۔

بوی تو انمول ہے - جو کوئی جانے بول

ہر دے ترازو توں کرے - تب مکھ بامہ کھوں

اُرٹھ - اگر کسی کو بات چیت کرنا آدے تو بوی نہایت قیمتی چیز ہے۔ دل کے

یں توں کرتے منہ سے باہر نکال۔

شُل پھن سب سے بُرا۔ جا کرے تن چھار  
سادھ پھن حل روپ ہے بہ سے امرت دھار  
اللّٰہ۔ سخت الفاظ بہت بُرے ہوتے ہیں۔ تن کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتے  
ہیں۔ سادھو کے الفاظ پانی کی خاصیت رکھتے ہیں۔ انسان سے امرت  
کی دھارا برسی ہے۔

سچ تزوہ آن کر۔ سب رس س دیکھا توں  
سب رس ماہیں جلیجھ رس جو کوئی جانے بول  
اللّٰہ۔ دل کے قدسی ترازوں میں تمام لذات کو توں کر کے دیکھ لیا۔ سب لذتوں  
میں زبان کی۔ لذت کامرا کچھ اور ہے۔ بشر طیکہ کوئی بولنا جانتا ہو۔

شبد برابر وضن نہیں۔ جو کوئی جانے بول  
ہیسا تو داموں ملے۔ شبد کا مول نہ توں  
اللّٰہ۔ شبد (لفظ) کے برابر کوئی دولت نہیں ہے۔ بشر طیکہ کوئی بولنا جانتا  
ہو۔ ہیسا تو دام دینے سے ملتا ہے۔ مگر شبد کی نہ تو قیمت ہے نہ وزن۔

شیتل شبد اُچارہ یئے۔ آہنگ آئندے ناہمہ  
تیسرا پہ تیم تجھے میں۔ دشمن بھی تجھے مانہمہ  
اللّٰہ۔ ٹھنڈی بائیں کہئے۔ غرور کو دل میں نہ آئے دیکھئے۔ کیونکہ تمہارے

دل میں چیاں تھیاں ادوسٹ رہتا ہے وہاں دشمن بھی رہتا ہے۔

~~~~~ 8 ~~~~

تھر ور - سرور - سنت جن چوڑھے پر میں مینہ  
پر فارہ تھک کے کارتے چاروں دھاریں دیہ  
ارٹھ - درخت - تالاب - مہا تما لوگ اور چوڑھے مینہ کا برسنا - یہ سب دوسروں  
کی بھلائی کے لئے جنم دھارن کرتے ہیں۔

~~~~~ 9 ~~~~

پر چھاپھلے نہ آپ کو - ندی نہ پیو سے نہ پر  
پر سوارہ تھک کے کارتے سنت دھرا شریہ  
ارٹھ - درخت ٹھر آور ہو کر اپنے آپ کو فائدہ نہیں پہنچاتا - نہ دیساہی اپنا پانی  
خود پیتا ہے۔ دوسروں کی بھلائی کے لئے سنت لوگ دنیا میں پیدا ہوتے ہیں

~~~~~ 10 ~~~~

پرمی ڈھونڈھت میں پھر دل - پرمی ملے نہ کوئے  
پرمی جن کے درس سے سب جگہ پرمی ہوئے  
ارٹھ - میں پرمی کو ڈھونڈھتی پھر لی ہوں۔ مگر مجھے کوئی پرمی نہیں ملا۔ پرمی  
جن (محبت کرنے والوں) کے درشن سے سب جگہ پرمی ہی پرمی لفڑاتے ہیں

~~~~~ 11 ~~~~

جیسی لوپہلے لگی - تیسی بُنچے اور  
اپنے دیہ کی کوئے - تارے پر شکر و طہ  
ارٹھ - جیسی لوتوں نے اپنے جسم سے لگائی ہوئی ہے۔ اگر پر ما تما سے لگائی ہوئی  
تو اپنے جسم کے کیا کہنے۔ اس سے کروڑوں انسان تر جاتے۔

~~~~~ ۱۲ ~~~~

پریم بھاڑاک چاہئے۔ بھیں اپنیک بدلئے  
چاہئے گھر میں باس کر۔ چاہئے بن کو جائے  
ا رجھ۔ پریم بھاڑا ایک ہوتا چلے۔ خواہ کئی ایک بھیں بناؤ۔ خواہ گھر میں  
بودو باش رکھو۔ خواہ خنگل میں چلے جاؤ۔

~~~~~ ۱۳ ~~~~

کھٹا کیرتن کرن کی۔ جا کی نسیم ریت  
کہیں کبیر داداں سے نشیخ کیجئے پریت  
ا رجھ۔ کھٹا اور کیرتن کرتا جس کی ہر سذذ عادت میں داخل ہو گیا ہے۔  
کبیر صاحب کہتے ہیں کہ اس سے فرور پریت (مجبت) کیجئے۔

~~~~~ ۱۴ ~~~~

کھٹا کیرتن رات دن۔ جا کے اودھم دیہہ  
کہیں کبیر تا داں کے۔ ہم چپر تن کی کھیہ  
ا رجھ۔ رات دن کھٹا کیرتن کرتا جن کا شیوہ ہو گیا ہے۔ کبیر صاحب  
فرماتے ہیں کہ ہم اس شخص کی پاؤں کی خاک ہیں۔

~~~~~ ۱۵ ~~~~

سوانس سوانس پر رام کہو۔ پر کھا جنم مت کھوئے  
کو جانے اس سوانس کا آون ہوئے نہ ہوئے  
ا رجھ۔ سانس سانس پر رام کہو۔ فضول جنم مت کھو۔ کیا معلوم کہ پھر سانس  
آتا بھی ہے یا نہیں۔

~~~~~ ۱۶ ~~~~

جس کی پوچھی سوانس ہے۔ چن آمے چن جائے  
ٹھاؤ ایسا چاہئے۔ رہے نام لو لائے  
ارکھ۔ جن کی دولت سافس ہے۔ جگہی آنی ہے اور کبھی چلی جاتی ہے ایسے  
اشخاص کو چاہئے۔ کہ ہر دم پر بھوکھگتی میں لگا رہے ہے۔

~~~~~  
کہتا ہوں کہے جات ہوں کہا بجاوں قبول  
سوائی خالی جات ہے۔ تین لوک کاموں

ارکھ۔ کہتا ہوں اور کہتا جاتا ہوں۔ کیا ڈھول بجاوں۔ سافس خالی جارہا  
ہے۔ جس کی قیمت تین لوک کی قیمت کے پر ابر ہے۔

~~~~~ ۱۸ ~~~~  
اپسے مہنگے مول کا ایک سوانس جو جائے  
چودہ لوک پڑ ترہیں۔ کیوں تو ڈھول ملائے  
ارکھ۔ ایسی گداں قیمت چیز کا ایک سافس بھی جو گزر جاتا ہے۔ چودہ لوک  
بھی اس کے پر ابر نہیں۔ تو کیوں مٹی میں طارہ ہا ہے۔

~~~~~ ۱۹ ~~~~  
نیند لشانی موت کی اٹھ کبیر اجگ  
اور رسائیں چھوڑ کر تو نام رسائیں لاگے

ارکھ۔ نیند موت کی نشانی ہے۔ کبیر اٹھ بیدار ہو۔ تو دوسرا یہ رسائیں (کیمیا)  
کو چھوڑ کر پہلو کی بھلکتی کی رسائیں کی طرف لا گا جا۔

~~~~~ ۲۰ ~~~~  
ایک نام کو جان کر دوچاریہ بھلائے

تیرکھ برت جپ تپ نہیں سست گورچپن سماٹے  
 ارکھ۔ ایک پر بھوکے نام کو جان کر دوسرا نام بھلا دینا چاہئے۔ سست گوڑو  
 کے چپلوں میں سما جانے پر تیرکھ برت جپ تپ کی فروخت نہیں ہتی۔

~~~~~ ۲۱ ~~~~

جو یہ ایک نہ چاہیا تو ہو جانے کیا ہوئے  
 یکے تے سب ہوت ہیں سب سے ایک نہ ہوئے

ارکھ۔ جو ایک پر بھوکے نام کو نہیں چانا تو زیادہ ناموں کے چاننے سے کیا  
 فائدہ ہو گا۔ کیونکہ ایک سے سب ہوتے ہیں۔ مگر سب سے ایک نہیں ہوتا

~~~~~ ۲۲ ~~~~

جو یہ ایکے چاہیا۔ تو جانا سب جان  
 جو یہ ایک نہ چاہیا تو سب ہی جان اک جان

ارکھ۔ جس نے اس ایک (پر بھو) کو جان لیا۔ اس نے سب کچھ جان لیا۔ اور جس  
 نے ایک (پر بھو) کو نہیں جانا۔ اس نے کچھ بھی نہیں جانا۔

~~~~~ ۲۳ ~~~~

سب ہے، اس ایک میں ڈال پات پھل پھرل  
 کبیر اپنے بخندے کیا رہا۔ کہہ پکڑا جپ مول

ارکھ۔ اس ایک میں ٹھینی۔ پتے۔ پھل۔ اور پھول سب آجاتے ہیں۔ کبیر صفا جپ  
 فرماتے ہیں۔ جب مول (جرٹھ) کو پکڑ دیا۔ تو پھر پتھیے کیا رہا۔

~~~~~ ۲۴ ~~~~

پر بھم پیالہ جو پتے سیس دکھنا دے  
 دیجی سیس نہ دے سمجھے نام پر بھم کالے

ارٹھ۔ جو پریم کا پیالہ پیتا ہے اسے سر دکھنا میں دنیا بڑا تھا۔ لاچی سرنہیں شے سکتے۔ وہ ناق پریم کا نام لیتے ہیں۔

~~~~~ ۲۵ ~~~~

پریم پریم سب کوئی کہے۔ پریم نہ جانے کوئے  
آٹھ پھر بھنسیار ہے۔ پریم آٹھ سوئے  
ارٹھ۔ پریم پریم تو سب کوئی کہتا ہے۔ مگر پریم کہ ناکسی کو نہیں آتا۔ آٹھ پھر  
(چوبیں کھٹے) بڑے پریم میں مست رہتے۔ وہی پریم کہلا تا ہے۔

~~~~~ ۲۶ ~~~~

گھٹے بڑھے چھن ایک میں۔ سو تو پریم نہ ہوئے  
اگھٹ پریم نچھر لبیے۔ پریم کھادے سوئے  
ارٹھ۔ جو ایک لمحہ میں کم ہو جاتا اور دوسرے لمحہ میں بڑھ جاتا ہے۔ اس کو پریم  
نہیں کہتے۔ پریم اسے کہتے ہیں۔ جو جسم کی رُگ رُگ میں بس چکا ہو۔  
اوہ کبھی کم نہ ہو۔

~~~~~ ۲۷ ~~~~

ما یا تو ڈھگنی بھی۔ ڈھگنی پھرے سب دلیں  
جا ڈھگ نے ڈھگنی ڈیا۔ تا ڈھگ کو آ دلیں  
ارٹھ۔ ما یا تو ڈھگنے والی ڈھگنی ہے۔ اور تمام دنیا کو ڈھگنی پھری ہے۔ جس ڈھگ  
نے اس ڈھگنی کو ڈھگ لیا۔ اس ڈھگ کو نسکا رہے۔

~~~~~ ۲۸ ~~~~

ما یا چھایا ایک سی۔ پر لا چانے کوئے  
بھکشاں کے پچھے لگے۔ من کا ڈھاگے سوئے

النحو۔ مایا اور سایہ کا ایک خواص ہے۔ اس کی سمجھ شاذ آدمیوں کو ہے۔ جو لوگ اس مایا سے بھاگتے ہیں۔ وہ انکا پیچا کرتی ہے۔ اور جو اس کا مقابلہ کرنے پر آ جاتے ہیں۔ وہ ان کے سامنے سے بھاگ جاتی ہے۔

— ۲۹ —

موئی مایا سب تجھیں۔ جھینی بھی نہ جائے  
پر سغمیر اویا۔ جھینی سب کو کھائے  
النحو۔ سب لوگ موئی مایا کو چھوڑتے ہیں۔ مگر سوکھشم (لطیف) مایا کسی سے نہیں چھوڑی جاتی۔ سوکھشم (لطیف) مایا پر سغمیر اویہ اویا سب کو کھا جاتی ہے۔

— ۳۰ —

جھینی مایا جن بھی۔ موئی گئی ہرائے  
ایسے جن کے نکٹ سے سب کو گئے ملائے  
النحو۔ جنہوں نے سوکھشم (لطیف) مایا کو تیاگ کر دیا۔ موئی مایا خود بخود جاتی رہی۔ اور ایسے بھگتوں کے قریب پھر دکھ نہیں آتے۔

— ۳۱ —

آس آس چک پھنڈیا۔ رے ار وھ لڈیٹ  
گوہ آس پوری کریں۔ سمجھی آس مرٹ جائے  
النحو۔ تمام ستارہ می لوگ آس کے عباریں پخت ہوئے ادھوگتی کی حالت میں پڑتے ہوئے ہیں اگر گور و آس پوری کر دیں۔ تو ساری آس ابھی مرٹ جاتی ہے۔

— ۳۲ —

آسما کا ایمن دھن کرو۔ مفسا کر و بھجو ست  
 جوگی پھیری بیوں پھرد۔ تب یعنی آدم سوت  
 ارٹھ۔ آسما کی بکڑی بنا کر جلا دو۔ اور منسا کو خاک سیاہ کر دو۔ جوگی! اگر تم اس  
 طرح پھیری بچننا قبول کر د۔ تو بھی (آتما کپسا تھ) تمہارا رشتہ پیدا  
 ہو جائے۔

~~~~~ ۳۴ ~~~~  
 ما یا ترور تر بدھ کا۔ دکھ۔ شکھ۔ سنتا پ  
 سنتیلتا سنت نہیں پھل پھیکا تن تا پ  
 ارٹھ۔ ما یا مین پر کار کا فندہ تھے۔ اس سے دکھ۔ شکھ سنتا پ پیدا  
 ہوتے ہیں۔ خواب میں بھی اس میں شانستی نہیں ہے۔ اس کا پھل  
 پھیکا۔ اور اس سے تن کو دکھ ہوتا ہے۔

~~~~~ ۳۵ ~~~~  
 کبیر حجگے کو کیا کہوں۔ بہوجل بوڑے داس  
 سست نام کو چھوڑ کر کہیں جگت کی آس  
 ارٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ میں لوگوں کی بات کیا کہوں۔ جو بھگت اور  
 سیوک ہیں وہ بھی بھوسا اگر میں غرضہ کھا رہے ہیں۔ یہ بھی سست نام کو  
 چھوڑ کر جگت کی آشا کر رہے ہیں۔

~~~~~ ۳۶ ~~~~  
 کبیر ما یا موہنی۔ موہنے جان سو جان  
 بیٹا گے ہو چھانڈ سے نہیں۔ بھر بھر مارے بان  
 ارٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ ما یا ایسی زبردست موہنی ہے۔ جس نے

گیا۔ اور اگر یا نی سب کو ہلاک کر دیا۔ جو اس سے بھاگتے ہیں۔ ان کو بھی نہیں چھوڑتی  
اور بھر کر تیر مارتی ہے۔

~~~~~ ۳۶ ~~~~

کبیر ما یا موسیٰ۔ بھئی انہ صیاری لوئے  
بوسوئے سو مسٹ لئے۔ رہے و سنو کو کھوئے  
ا رکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ ما یا موسیٰ ہے۔ اس کی وجہ سے (بھرم کا)  
اندھکار ہوتا ہے جو (بھرم) اور اگیان کی نیندیں نافل، سوتے ہیں۔ ان کا یہ  
سب کچھ چھین لیتی ہے اور وہ (آتمی) دستو کو کھو بیختہ ہیں۔

~~~~~ ۳۷ ~~~~

ما یا دیک۔ نر پنگ۔ بھرم بھرم ناہیں پنت  
گوئی ایک گروگیان سے اپرے سادھوں ت  
ا رکھ۔ ما یا جراغ کی طرح علی۔ ہی ہے۔ اور انسان بھرم کی وجہت۔ اس میں  
گر کر پیدا نہ کی طرح بیل رہتے ہیں۔ کوئی شاذ سادھوں نت گور و کے  
ییان کی مدد سے نج جلتے ہیں۔

~~~~~ ۳۸ ~~~~

سمران سے من لا سیئے۔ جیسے کامی کام  
ایک۔ پلک بسرے نہیں نہیں آنکھوں جام  
ا رکھ۔ سمران تو اس طرح کر جیسے شہوت پرست آدمی استری کا خیال کرتا  
ہے ایک مجھے اس کو نہیں بھولتا۔ رات دن اندھوں پر بار رکھتا ہے

~~~~~ ۳۹ ~~~~

سمران سے من لا سیئے۔ جیسے پامی میں

پران سبج پھن بچرے۔ سست کبیر کہہ دیں  
اہ تھ۔ سمرن میں اپنے من کو اس طرح لگادے۔ جیسے بھلی کو پانی سے تعلق  
رہتا ہے۔ ایک لمبے کی جذبی سے اس کی جان نکل جاتی ہے کبیر سچ سچ  
کہتے ہیں۔

..... ۳۰ .....

سمرن سرست لگائے کر۔ نکھسے کچو نہ بول  
باہر کا پڑ دے کر۔ انتر کا پڑ کھول

اہ تھ۔ سرست لگا کر سمرن کر۔ منہ سے کچھ مست کہہ۔ باہر کے دروازوں کو بند  
کر کے اندر کے دروازوں کو بھول دے

..... ۳۱ .....

تن تھر من تھر۔ چن تھر۔ سرست نہت تھر توئے  
کہیں کبیر اس پاک کو۔ کلب نہ پاوے ہوئے

اہ تھ۔ اگر من۔ وچن۔ روچ (آٹما) سب تھر ہو کر سمرن کریں تو ایسے ایک لمبے  
کے سمرن سے تو کھل ملتا ہے۔ وہ ایک کلب کے باہر مااضی سمرن  
سے بہت زیادہ بڑھ کر ہے۔

..... ۳۲ .....

دکھ میں سمرن سب کریں۔ سکھ میں کرے نہ کوئی  
جو سکھ میں سمرن نہ رہ۔ تو دکھ کا ہے کو ہوئے

اہ تھ ہر شخص کو ماک کی یاد دکھ میں آئی ہے۔ مگر سکھ میں کوئی اس کو یاد  
نہیں کرتا۔ اگر سکھ میں یاد کرے تو پھر دکھ ہی کبھی نہ ہو۔

..... ۳۳ .....

سُکھ میں سمرن نہ کیا۔ دُکھ میں کیا یاد  
کہیں کبیر تاواس کی۔ کون سے فریاد  
اللَّهُ۔ سکھ میں تو یاد ہنیں کیا۔ دُکھ میں یاد کہ رہے ہے پس۔ کبیر صاحب  
کہتے ہیں۔ ایسے داس کی فریاد کون سنتا ہے۔

~~~~~ ۳۴ ~~~~

سُکھ کے مانچے سل پڑے جو نام ہر دست سے جائے  
بلہاری داؤ دُکھ کی بوجل پل نام رٹا نئے!  
اللَّهُ۔ ہم ایسے سکھ کو نہیں چاہتے۔ جس کی وجہ سے مالک کا نام بھول  
جاتے۔ پتھر پڑیں ایسے سکھ پر۔ ہم تو اس دُکھ پر قربان ہیں۔ جو دم دم  
پر مالک کی یاد دلاتا ہے ॥

~~~~~ ۳۵ ~~~~

سمرن کی سُدھ یوں کرو۔ جیوں گا گر پنہار  
پالے ڈو لے سُرت میں۔ کہیں کبیر و چار  
اللَّهُ۔ مالک کی یاد اس طرح کرو۔ جیسے پانی بھرنے والی کہاری سر پر دو چار  
گھڑے رکھے ہوئے چارہی ہے۔ راہ میں اپنی سہیلیوں سے مخفی  
ٹھٹھا بھی کرنی جاتی ہے۔ لیکن اس کا خیال گھروں پر ہے۔ وہ ہلسنی  
ڈولتی بھی ہے۔ لیکن ایک لمبے کے لئے بھی گھروں کا خیال دل سے  
دور نہیں کرتی۔ اس بات کو کبیر صاحب و چار کر کے کہتے ہیں۔

~~~~~ ۳۶ ~~~~

سمرن کی سُدھ یوں کرو۔ جیسے دام کنگاں  
کہیں کبیر بسرے نہیں پل پل بیت سنبھال

اُر چھ۔ مالک کی یاد اس طرح کرو۔ جیسے مفلس گنگال اپنے روپیہ پیسے کا دھیان رکھتا رکھتا ہے۔ وہ اس کو ذرا بھی نہیں بھولتا اپل پل اسی کا خیال رکھتا ہے۔

~~~~~ ۲۴ ~~~~

جیوں نینوں میں پوتگی۔ نینوں مالک گھٹ ناہم  
مُور کو لوگ نہ جانتے باہر ڈھونڈن جانہم  
اُر چھ۔ جیسے آنکھوں میں پتی ہے۔ دیسے ہتی مالک سادل میں ہے۔ مگر نادان  
اس کو نہیں جانتے۔ باہر تلاش کرتے ہیں۔

~~~~~ ۲۵ ~~~~

جیوں تل میں تیل ہے۔ جیوں چکک میں گ  
تیرا مالک بچھ میں۔ جاؤ سکے تو جاؤ  
اُر چھ۔ جیسے تل میں تیل رہتا ہے اور جیسے چمامق میں آک رہتی ہے۔ دبے  
ہی تیرا مالک تیرے اندر ہے اگر بچھ کو جانتا ہے تو جان لے۔

~~~~~ ۲۶ ~~~~

چاکارن چگ ڈھونڈھیا۔ سو تو ہر دے ناہم  
پردہ دیا بھرم کا۔ ناسے سو جھے ناہم  
اُر چھ۔ بس کی جستجویں ہم در پدر پھرتے رہے۔ وہ ہمارے دل میں  
ہے صرف بھرم کا پردہ پڑا ہے اس سے نظر نہیں آتا تھا۔

~~~~~ ۲۷ ~~~~

کھنچنی یہی کھاندی سی۔ کرنی وش کی لوئے!  
کھنچنی سے کرنی کرے۔ تو وش سے مرتبہ

اللہ ۔ باقیں بنا اشکر کی طرح میٹھا ہے ۔ لیکن کرنماز ہر ہے ۔ اگر زبانی جمع خرچ چھوڑ کر انسان کرم کرنے لگے ۔ تو زہر کھی امرت ہو جاتا ہے ۔

~~~~~ ۱ ~~~~

آب گئی ۔ آدر گیا ۔ میتوں گیا سینہ

یہ تینوں شب ہی گئے جب ہی کہا کچھ دیہہ

اللہ ۔ جبکہ کسی نے کسی چیز کا سوال کیا ۔ اسی وقت اس کی عزت و سرمت جانی رہی ۔ اور انکھوں کا پانی گر گیا ۔

~~~~~ ۵۲ ~~~~

مانگن گئے سو مرد ہے ۔ مرے چو ما نگن چانہ

تن سے پہلے وہ مرے چو ہوت کرت ہیں نہ

اللہ ۔ جو ما نگنے گئے وہ مرد ہے ۔ جواب مانگتے جائیں گے ۔ وہ مرد ہیں نگے ان دونوں سے پہلے وہ مرتے ہیں جو ہوتے ہوئے بھی «نہیں» کرتے

ہیں ۔

~~~~~ ۵۳ ~~~~

مانگن مرن سماں ہے ۔ مست کوئی مانگ بھی کم

مانگن سے مزنا بھلا ۔ یہ سست گور کی سیکھ

اللہ ۔ اس لئے کوئی شخص بھی کبھی نہ مانگے ۔ کیونکہ مانگنا مرنے کے برابر ہے ۔ سست گور کی تعلیم ہے کہ جو مانگتا ہے ۔ وہ مرد ہے ۔

~~~~~ ۵۴ ~~~~

چاہ مٹی ۔ چنتا گئی ۔ منواپے پرواہ

جن کو پکھو نہ چاہئے موئی شہنشاہ

ارٹھ۔ خواہش کو دبادو۔ فکر مغلوب ہو جائے گی۔ دل بے پرواہ ہو جائیں گا جس میں کوئی خواہش نہیں۔ وہ ہی دراصل شہنشاہ ہے۔

~~~~~ ۵۵ ~~~~

بکیر کہا اگر بھیڑا۔ کالی کہے کہ کیس  
ناچانوں کت مار سی۔ کیا گھر کیا پر دلیس  
ارٹھ۔ بکیر تو مغروہ کیوں ہے؟ موت نے تیری چونی پکڑ رکھی ہے۔ کون جانتے  
کھریں مارے گی یا پردیس میں۔

~~~~~ ۵۶ ~~~~

ہاؤ جلے جیوں بکڑی۔ کیس جلیں جیوں گھاس  
سب جاگ جلتا دیکھ کر بھینے بکیر اداس  
ارٹھ۔ ٹدی مثل بکڑی کے جلتی ہے۔ اور سر کے بال گھاس کی طرح جلتے  
ہیں تمام سنوار کو جلتا دیکھ کر بکیر کے دل پر اداسی چھائی۔

~~~~~ ۵۷ ~~~~

پانی کا ہے بلیں لایاں ماں کی ذات  
دیکھتے ہیں چھپ جائیں گے جیوں تار پھات  
ارٹھ۔ انسان کی ہستی پانی کا بلبلہ ہے۔ یہ اسی طرح دیکھتے دیکھتے چھپ  
جائے گی۔ جیسے صبح کوتارے چھپ جاتے ہیں۔

~~~~~ ۵۸ ~~~~

رات گنو ای سو کر۔ دوس گنو ایا کھائے  
ہسپرا جنم انمول تھا۔ کوڑہ ہی بدھے جائے  
ارٹھ۔ رات سوتے میں گنو ای اور دن کو کھانے میں ضائع کر دیا۔ یہ

انسانی ہستی قیمتی گوہر تھی، اس کو کوڑی کے پدے یونہی بر باد کر دیا۔

~~~~~ ۵۹ ~~~~

آج کہے یہ مل بھجوں - کال کہے پھر کال  
آج کل سکے کرت ہی - اوس رجاسی چال

ارکھ - آج کہتا ہے - یہ مل بھجوں گا - اور مل کہتا ہے مل - آج کل پڑائتے  
ڈالتے موقع ہاتھ سے نکلا جاتا ہے -

~~~~~ ۴۰ ~~~~

مل بھختا آج بخ - آج بھخت اب

پل یہ پر لے ہو دیجی پھر بھجی کا کب

ارکھ - اگر مل پر بھجو کا سمرن کرنا ہے تو آج مرن کر لے - اگر آج پر بھجو کا سمرن  
کرنا ہے - تو اب کر لے - جب موت نے تجھے آن گھیرا تو پھر کب پر بھجو  
کا سمرن کرے گا -

## عملی ویدا شت

یہ کتاب بھی سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کی تصنیف کردہ ہے۔ ہر ایک زبان  
میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس میں امریکیہ چاپاں وغیرہ کے ترقیت کے راز پر ان  
کے بہترین روحانی سیکھروں کا سنگرہ ہے۔ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے بیخانی  
چھپائی عمدہ۔ کاغذ دلائی سی بہت بڑھیا۔ قیمت صرف ۲۰ روپے

ملنے کا پتہ۔ جیزل کیڈ پوٹا جران کتب لوہا ریدر وازہ لاہور

~~~~~ ۴۱ ~~~~

دیہہ دھرے کا گن بھی دیہہ دیہہ کچھ دیہہ  
داس کبیرا دیہہ توجہ ب لگ تیری دیہہ  
ا رکھ - شریو دھارن کرنے کا وصف: سی بات میں ہے کہ دیوارہ - جب  
تو مر جائے گا۔ تب کون تجھ سے مانگنے آئے گا۔

~~~~~ ۴۲ ~~~~

پانی بھرن پہنہ ریاں - زنگار نگ گھڑے  
بھریاں دا جائے جس دا توڑ چڑھے  
ا رکھ - پہنہ ریاں یعنی (کھاریاں)، پانی بھرہ ہی ہیں۔ ان کے مختلف نکلوں  
اور قسموں کے گھڑے ہیں۔ ان ہی گھڑوں کو بھرا ہوا سمجھئے جو بھرے  
ہو۔ منزل مقصود پر پہنچ جائیں۔

~~~~~ ۴۳ ~~~~

آتے ہیں سوچائیں گے - راجہ رنگ فقیر  
ایک سنگھاسن چڑھلے اک بندھے جات زنجیر  
ا رکھ - جو آتے ہیں سوچائیں گے۔ خواہ راجہ ہوں مفلس ہوں یا فقیر (فرق  
صرف آتا ہو گا) کوئی سنگھاسن پر چڑھا جا رہا ہے۔ کوئی زنجیر وں  
سے جکڑا ہوا جا رہا ہے۔

~~~~~ ۴۴ ~~~~

مالش جنم دُر بھئے ملے نہ بارم بار  
نر ورسون پتا جھڑے - پھر نہ لائے دار  
ا رکھ - انسانی جنم مشکل سے ہاتھ آتا ہے۔ یہ بار بار نہیں ملتا۔ جس طرح

کہ درخت سے پتا گر پڑتا ہے اور وہ پھر شاخ میں دوبارہ نہیں لگ سکتا۔

~~~~~ ۴۵ ~~~~

کبیر ایکھ سوہی بھلا۔ جائیکھ نکسے رام  
جائیکھ رام نہ نکسے وہ نکھ ہے کس کام

ا رکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ وہ منہ اچھا ہے۔ جس منہ سے رام کا  
نام نکلے۔ اور جس منہ سے رام کا نام نہ نکلے۔ وہ منہ کس کام کا ہے

~~~~~ ۴۶ ~~~~

کبیر اسوٹا کیا کرے۔ جاگو چپو مرار  
ایک دن اسے سوڈنا لمبے پاؤں پسار

ا رکھ۔ اے کبیر تو سویا ہٹوا کیا کر رہا ہے۔ بد۔ اے ہوا در پر بھوکا سمرن  
کرے۔ ایک دن بچھے لمبے پاؤں پسار کر سونا پڑے گا۔

~~~~~ ۴۷ ~~~~

گور بھگتی ای کھن ہے۔ جیوں کھانڈے کی دھار  
بنا ساچے پہنچے نہیں مہا کھن جیو پا۔

ا رکھ۔ گور بھگتی بہت مشکل ہے۔ یہ دو دھاری تلوار ہے۔ جب تک  
بانکل سچانہ ہو گا۔ کبھی رسائی حاصل نہ ہو گی۔

~~~~~ ۴۸ ~~~~

آیا تھا کس کام کو تو سویا چادر تا ان  
سرت سنبھال اب غافل اپنا آپ پھان

ا رکھ۔ بچھے یاد ہے کہ کس کام کے لئے اس جہاں میں آیا تھا۔ تو تو  
یہاں آ کر چادر اور ہر کرسور ہا ہے۔ اے غافل اب ہوش سنبھال

اور آپ کو پہچان کر تو کون ہے اور تیر سے یہاں آنے کا کیا باعث ہے؟

~~~~~ ۴۹ ~~~~

سکل یہ سودت گئی اودے ٹھیو ہے بھاں  
اٹھ اور بھیج جھووان کو جو تو چاہے کلیاں  
ارٹھ۔ تمام رات سوتے گذر گئی۔ سو رج جھکلوان نکل آئے۔ بیساہ ہو۔  
اور پر جھو کا سمن کر لے۔ اگر تو کلیاں چاہتا ہے۔

~~~~~ ۵۰ ~~~~

یہ تو گھر ہے پریم کا خالہ کا گھر نہ ہے  
سیس کاٹ بھوئیں میں گھرے تباشے گھرانہ  
ارٹھ۔ یہ پریم کا گھر ہے۔ خالہ کا گھر نہیں پہلے سر کاٹ کرنے میں پر رکھو۔ تب  
گھر میں آنے کی ہوں کرو۔

~~~~~ ۵۱ ~~~~

جو تو پیاسا پریم کا سیس کاٹ کر گوئے  
جب تو ایسا کرے کاٹ کچھ ہوئے تو ہوئے  
ارٹھ۔ اگر تجھیں پریم کی پیاس ہے۔ تو پہلے سر کاٹ دے۔ تب اس  
کی تلاش کر۔ جب تو ایسا کرے گا۔ تب کچھ ہو سکے گا۔

~~~~~ ۵۲ ~~~~

مالا چھرت جگہ بھیاہ مہنا نہ من کا پھیر  
من مالا کو پھیر دیو۔ جامیں گاٹھ نہ لیسر  
ارٹھ۔ مala چھرتے ہوئے ایک مدلت گذر گئی۔ مگر من کی دبدھا نہ مٹی۔  
تو من کی مala کو پھیرتا رہ۔ جس میں گاٹھ ہے اور نہ پیر۔ کچھ بھی نہیں ہے۔

~~~~~ ۴ ~~~~

مالا تو کر میں پھرے چل بھوپھرے لکھ مانہہ  
منو اتو دس دش پھرے یہ تو سمران نانہہ  
اللہ گھر - مالا تو ہاتھ میں کھٹ کھٹ کر پھر رہی ہے۔ منہ میں زبان رام  
رام کہتے ہوئے پھر رہی ہے۔ اور من دسوں دشاؤں میں پھرتا  
ہے۔ اس کو کون سمران کہے گا ۔

~~~~~ ۵ ~~~~

جو جیسا اپنے دُکھ سنہارو  
سو دُکھ دیا پ رہا سنہارو  
اللہ گھر - ہے جیوا جس دُکھ سے تو پریشان ہے۔ وہی دُکھ تمام دُنیا میں  
مجھے ہے۔

~~~~~ ۶ ~~~~

مایا مودہ بندھ سب لوئی  
ائیسے لا بھ - مول کو کھوئی  
اللہ گھر - سب لوگ مایا مودہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور تھوڑے نفع کے  
لئے اصلی پوچھی بھی کھو بیٹھے ہیں۔

~~~~~ ۷ ~~~~

بہت دن کی جو دنی - بات تمہاری رام  
جیا تر سے تم ملن کو۔ من ناہیں بسرا م  
اللہ گھر - ہے رام نیہت دنوں سے تمہاری راہ دیکھ رہی ہوں۔ تم سے ملنے  
کے لئے میرا دل تڑپ رہا ہے۔ دل میں ذرا بھی شانستی نہیں۔

~~~~~ ۷۶ ~~~~

بڑو بھو ان جنم تون پسے۔ منتر نہ لائے کوئے  
نام دیوگی نہ جیئے۔ جیئے تو بورے ہوئے  
ا رکھ۔ جب تک دیوگ روپی سانپ (جسم فراق سانپ) جسم میں نواس  
کرتا (بستا) ہے تب تک اس پر کوئی منتر نہیں لگ سکتا رام سے  
بچھڑا ہوا انسان تو پہلے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر زندہ رہ بھی جائے تو  
پاگل ہو جاتا ہے۔

~~~~~ ۷۷ ~~~~

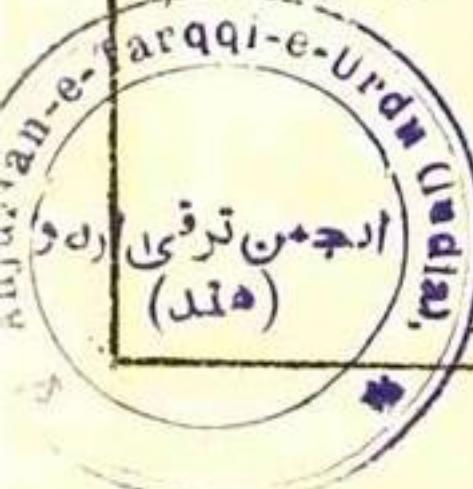
ہری سنگت سنتیل بھیا۔ منی موہ کی تاپ  
نہ باہر سکھ نہ ہی لہا۔ انتر پر گٹا آپ  
ا رکھ۔ ایشور کی سنگت سے جیو آ تاشانت ہو گیا۔ اور موہ مایا سے پیدا  
ہوئی جلن دُور ہو گئی۔ پھر کیا تھا رات دن آئندہ ہی آئندہ ملنے لگا۔  
اور ہر دہ میں ساکھشات بھکوان ظاہر ہو گئے۔

~~~~~ ۷۸ ~~~~

جب میں تھا تب ہری نہیں اپ ہری میں میں ناہیں  
سب اندھیما رامہٹ گیا۔ دیک ریکھا ما میں  
ا رکھ۔ جب تک جیو کو غور تھا۔ تب تک وہ ایشور سے بہت دور تھا۔ مگر  
جب اس کا غور مست گیا۔ تب اس نے ایشور کو حاصل کر لیا اور تمام  
تاریکی علم کی دوسری میں غائب ہو گئی۔

~~~~~ ۷۹ ~~~~

کا یا کم شدمل بھر لیا۔ اچھر تمل نیر



تن من جیون بھر لیا۔ پیاس نہ مٹی سری  
 ارٹھ۔ شریو (جسم) روپی کمنڈل میں رام نام روپی شفاف پانی بھر لیا۔ اور تن من  
 سے نندگی بھر پایا تو بھی شریو (جسم) کی پیاس نہ بھجی ۔

~~~~~ ۸۱ ~~~~

بھاری کہوں تو بہو دروں۔ ہلکا کہوں تو جھوٹ  
 میں کا جاؤں رام کو۔ نین کبھی نہ دیکھ  
 ارٹھ۔ اگر یہ کہوں کہ رام بھاری (وزندار) ہیں۔ تو مجھے بہت ڈر لگتا ہے  
 اگر یہ کہوں۔ کہ وہ ہلکے ہیں تو جھوٹ بولتا ہوں۔ بھلائیں رام کو کیا  
 جاؤں۔ کیونکہ یہیں نے کبھی انہیں اپنی آنکھوں سے تو دیکھا  
 ہی نہیں۔

~~~~~ ۸۲ ~~~~

آس ایک جیا رام کی۔ دو جی آس نہ اس  
 پانی ماپیں گھر کرے۔ تو بھی مرے پیاس  
 ارٹھ۔ صرف ایک رام کی آشنا آشنا ہے۔ اور دوسری آشنا زانشانہ ماتر ہے۔  
 دوسروں کی آشنا کرنے والے ایسے ہیں۔ جو پانی میں رہتے ہوئے  
 پیاسوں مرتے ہیں۔

~~~~~ ۸۳ ~~~~

ڈھول۔ دماد۔ دکڑی۔ سنہائی سنکھ بھیر  
 اکثر چلے بجانی کے ہے کوئی راکھے پھیر  
 ارٹھ۔ ڈھول۔ اقمارہ دکڑی۔ سنہائی۔ سنکھ۔ جرہی وغیرہ باجے بجا کر جیو  
 اکسلے ہی چل لے۔ کیا کوئی ایسا ہے۔ جو اسے پھروا پس لاسکتا ہے۔

کہا کیوں آئے کے۔ کہا کریں گے جائے  
ات کے بھی نہ اُت کے پل بھی مول گنوائے  
ارکھ۔ ہم نے اس سنوار میں آکر کیا کیا اور یہاں سے جا کر ہی کیا کریں گے؟  
نہ ادھر کے ہوتے نہ ادھر کے۔ جو پونجی پاس تھی اسے بھی کھو چکے۔

~~~~~ ۸۵ ~~~~

یہ تن تو سب بن بھیا۔ کرم ہی بھیٹے کلہاڑ  
آپ آپ کو کاٹے ہیں۔ کہے بکیر و چار  
ارکھ۔ بکیر صاحب و چار کر کہتے ہیں۔ یہ تمام جسم تو خغل کے سماں ہے  
اور کرم کلہاڑی کے سماں ہیں۔ وہ تو ایک دوسرے کو کٹ رہے  
ہیں لیعنی اس جسم سے کرم کٹ جائیں گے اور کرم کٹ جانے سے  
جسم کا بندھن جپوٹ جائیگا اور آتما مکت، ہو جائے گی۔

~~~~~ ۸۶ ~~~~

کرنا تھا سو کیوں کیا۔ اب کر کیوں تھکھتا ہے  
پویا پیر بھبوں کا۔ آم کہاں سے کھائے  
ارکھ۔ جو تجھے نہیں کرتا تھا۔ وہ تو نے کیوں کیا۔ اب وہ کے کیوں پچھا رہا  
ہے۔ اب کیکر کا درخت پو کر آم کھانے کی خواہش فضول  
ہے۔

~~~~~ ۸۷ ~~~~

سوامی ہونا سو رہا۔ دُورا ہونا داس  
گانڈر آنی اون کی باندھی چرسے کی پاس  
ارکھ۔ سوامی بننا تو دُور رہا۔ داس (خادم) بننا بھی مشکل ہے۔

جیسے اُون کے لئے لامی ہوئی بھیر بندھے بندھے کپاس بھی چرگئی۔

~~~~~ ۸۸ ~~~~

راس پر ای را کھتا۔ کھایا گھر کا کھیت  
اورن کو پر بودھتا۔ مکھ میں پر پار ریت

اُر کھٹھ۔ تو دوسروں کی سامن کی رکھوائی (حفاظت) کرتا ہے۔ اور خود اپنے  
گھر کا کھیت کھا گیا۔ دوسروں کو تو گیان سکھاتا پھرتا ہے۔ لیکن خود  
تیرے منہ میں ریت پڑی ہوئی ہے۔

~~~~~ ۸۹ ~~~~

پوکھنی پڑھ پڑھ جگ مٹا۔ پنڈت بھیانہ کوئے  
ایک اکھشہر پٹو کا پڑھئے سو پنڈت ہوئے  
اُر کھٹھ۔ دُنیا کتابیں پڑھ پڑھ کر مر گئی۔ مگر کوئی پنڈت (عالم فاضل) نہ ہو سکا۔  
جو پر تھم (ابشور) کا ایک حرف پڑھے وہی پنڈت ہے۔

~~~~~ ۹۰ ~~~~

اوپھے کل کاجنبیں۔ کرنی اوپنج نہ ہوئے  
سُوران کلاس سُرا پھرا۔ سادھو نیندا سوئے  
اُر کھٹھ۔ صربت اوپھے کل (اعلان خاندان) میں نہم یعنی سے کرتو یہ (فرائیض)  
اٹلائیں ہو جاتے۔ جیسے شراب سے پیرے ہوئے سونے  
کے بھی کلاس کی سادھو لوگ (نیک اصحاب) بد گوئی کرتے  
ہیں۔

~~~~~ ۹۱ ~~~~

کاجڑ کیری کو پھڑی۔ کاجڑی کا کوٹ

بلہاری تاداس کی رہبے رام کی ادھ  
اڑکھ۔ اس کا جل (براٹوں) کے بننے ہوئے سنوار روپی قلعہ میں کا جل  
ہی کا بننا ہٹوا یہ شریروپی کمرہ ہے۔ چاروں طرف سے براٹوں ہی سے  
گھیرے رہنے پر یہ شریروپی کھدائی کیسے کر سکتا ہے۔ بلہاری تو اس داس  
کی جو ایسے ناموافق حالت میں رام کا آشنا کرتا ہے۔

~~~~~ ۹۲ ~~~~

کبیر اخلاق جا گیا۔ اور نہ جا گے کوئے  
جا گے وشی ویش بھرا۔ داس بندگی ہوئے

اڑکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس سنوار میں یا تو خاق (دو نیا کا پیدا  
کرنے والا) جا گتا ہے یا شہوائی جذبات کے نہ ہر سے بھرا ہوئا عیاش  
جا گتا ہے یا بھگت اپنے سوامی کے گن گھان کرنے کے لئے جا گتا  
ہے۔ ان تینوں کو چھوڑ کر اوس کوئی نہیں جا گتا۔

~~~~~ ۹۳ ~~~~

کبیر اہر دی پسیری۔ چونا اجرہ بھانے  
رام سینہی لوں ملے۔ دونوں درن لڑائے

اڑکھ۔ کبیر داس جی کہتے ہیں۔ کہ ہلدی پیلی ہوتی ہے۔ اور چونا سفید  
ہوتا ہے۔ لیکن دونوں کے باہم ملا۔ نے سے دونوں کا رنگ جاتا رہتا  
ہے۔ اسی طرح رام اور بھگت اپنے اپنے دن کو کھو کر باہم  
مل جلتے ہیں۔

~~~~~ ۹۴ ~~~~

بھوکا بھوکا کیا کرے۔ کہا سا وے لوگ

بھانڈا گاڑھ جن مکھ دیا۔ سوئی پورن جوگ  
 ارٹھ۔ تو بھو کا بھو کیا چلتا ہے۔ لوگوں کو کیا سنا تا ہے۔ ارے جس نے اس  
 برتن روپی شریر کو بنایا کرم نہ دیا ہے۔ وہی پر ما تما اسے بھرنے کے پوگیہ  
 ہے۔

~~~~~ ۹۵ ~~~~

جا کو جدیتا نرمیا۔ تا کوتیتھا ہوئے  
 رانی تکھٹے نہ تل بڑھے جو سر کوئے کوئے  
 ارٹھ۔ جس کے لئے جتنا بنا یا گیا ہے۔ اس کو آتا ہی طتا ہے۔ خواہ کوئی سر پیٹی  
 پیٹیتے مرجا ہے۔ مگر اس میں نہ تو کوئی رقی بھر گھٹ سکتا ہے اور تل بھر  
 پڑھ سکتا ہے۔

~~~~~ ۹۶ ~~~~

سائیں سے سب ہوت ہے یہ نہ سے کچھ ناہیں  
 رانی ت پربت کرے۔ پربت رانی ماہیں !  
 ارٹھ۔ پر ما تما سب کچھ کر سکتا ہے داس (جیو) کچھ نہیں کر سکتا۔ پر ما تما چا ہے  
 تنانی کا پربت بنادے اور پربت کو رانی میں تبدیل کر دے

~~~~~ ۹۶ ~~~~

وید مو۔ ردگی مو۔ مو ا سکل سنار  
 ایک بکیرا نہ مو۔ جے ہی کے رام ادھار  
 ارٹھ۔ بکیر د اس جی کہتے ہیں۔ کہ دید مر گیا۔ مریض مر گیا۔ تمام  
 سنار مر گیا۔ صرف وہی مت سے بچا۔ جس کو رام کا  
 آشرا ہقا۔

~~~~~ ۹۸ ~~~~

ہم دیکھتے جگ جاتے ہے۔ جگ دیکھتے ہم جائیں  
ایسا کوئی نہ ملے۔ پکڑ چھڑا و سے باہیں !  
اہم ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سنوار اٹھا جا رہا ہے۔ اور سنوار دیکھتا ہے  
کہ ہم چلے جا رہے ہیں۔ مگر ایسا کوئی نہیں ہے۔ جو باز و پکڑ کر موت سے  
چھڑا ذے۔

~~~~~ ۹۹ ~~~~

کمو دنی جلہر لبے۔ چوت دا بسے آکاس  
جو جاہی کی بھاؤنا۔ سوتا ہی کے پاس  
اہم ۔ جو جس سے پریم کرتا ہے۔ وہ اس کے پاس ہے۔ جیسے کمو دنی مالاب  
میں رہتی ہے۔ اور چندہ ماں آکاش میں۔ مگر چندہ ماں کے اودے  
ہوتے ہی کمو دنی کھل اٹھتی ہے۔

~~~~~ ۱۰۰ ~~~~

جھوٹے سکھوں سکھ کہیں۔ نانت ہیں ممن مود  
خلق چینیا کال کا کچھ مکھ میں کچھ گود !! !  
اہم ۔ لوک سنوار کے جھوٹے سکھ کو سکھ مان کر دل میں خوش ہوتے  
ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ تمام دنیا موت کی خوراک ہے۔ جس  
میں سے کچھ توموت کے منہ میں چل گئی ہے۔ اور کچھ گود میں رکھی ہوئی  
ہے۔

~~~~~ ۱۰۱ ~~~~

کبیر اگھاں نہ تندیئے۔ جو پاؤں تل ہوئے

اڑ کے پڑے جو آنکھ میں گھرا دہیلا ہوئے  
ارٹھ۔ بکیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو گھاس پاؤں کے نیچے پڑی ہو۔ اسے  
بھی حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ اگر دہی اڑ کر آنکھ میں پڑ جائے تو سخت  
انکلیفت ہونے لگتی ہے۔

~~~~~ ۱۰۲ ~~~~

داتا کے ہے وھن گھنا۔ سہوئے کے بنیش  
پتی بر تا کے تن ہمیں۔ پتی را کھے جگدیش  
ارٹھ۔ داتی پرش غریب ہونے پر بھی بہت دولتمند ہے۔ دیر پرش (بہادر  
شخص) کے ایک سروتا ہوا بھی بیس سروں کے برابر ہے۔ اور پتی  
بر تا استری شری دھارن کرتے ہوئے بھی (جسم رکھتے ہوئے بھی)  
جسم کے بغیر ہے۔ ان تمام کی لجا (شرم) بھگوان رکھتے ہیں۔

~~~~~ ۱۰۳ ~~~~

بکیر جینی کاٹھ کی۔ کیا دکھل دے تو  
ہر دے نام نہ چیا۔ ایہہ جینی کیا ہو  
ارٹھ۔ بکیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تو مجھے کاٹھ کی جینی (مکڑی کی دالا) کیا  
دکھلاتا ہے۔ جب تو نے دل سے رام سام کا سمن ہنس کیا  
تو پھر اس مکڑی کی مالا پھیرنے سے کیا فایڈہ؟

~~~~~ ۱۰۴ ~~~~

بکیر اتیری جھونپڑی گل کٹھن کے پاس  
کرن گے سو بھرن گے تم کیوں بھئے اُداس  
ارٹھ۔ بکیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تیری جھونپڑی گلا کاٹنے والوں کے

مکان کے نزدیک ہے جو جیسا کرے گا۔ دیا ہی اس کو پھل ملیگا۔ تم  
کیوں اُداس ہو گئے ۔

— ۱۰۵ —

ساخت برابر تپ نہیں۔ جھوٹ برابر پاپ  
باکے بھیتر ساخت ہے۔ تاکے بھیتر آپ  
ارکھ۔ سچائی کے برابر کوئی تپ (بیاضت) نہیں۔ اور جھوٹ برابر کوئی  
پاپ (گناہ) نہیں۔ جن کے اندر سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی سے  
ان کے اندر پر ما نہما نواس کرتے ہیں۔

— ۱۰۶ —

سمرن کی سُدھیوں کرو جیوں ہر سیستہ ناہم  
کہیں کبیر حوارہ چرتی یہ بے کبہ ہوں ناہم  
ارکھ۔ مالک کی یاد اس طرح کرو۔ جیسے گائے اپنے بچے کا دھیارہ رکھتی  
ہے۔ وہ فاصلہ پر چارہ چڑھی ہے۔ بچہ اکھونٹے سے بندھا ہے کیا  
مجال کوئی اس کے پاس چلا جائے۔ گائے چارہ چرتے ہوئے  
جسی اس کا خیال رکھتی ہے۔

— ۱۰۷ —

مالا پھیرت من خوشی۔ تا سے کچونہ ہوئے  
من مالا کے پھیرتے۔ گھٹ اُجیا راتئے

ارکھ۔ مالا پھیرنے سے تمہارا من خوش ہو تو ہو۔ مگر اس سے کچھ نفع نہ ہو گا  
من کی مالا پھیرنے سے تم روشن فتحیرین جاؤ گے۔

— ۱۰۸ —

پھل کارن سیوا کرے۔ بچے نہ من سے کام  
کہیں کبیر سیوک نہیں۔ پھر چو گنا دا م  
اڑکھ۔ جو کسی غرض کے باعث سیوا کرتا ہے۔ اور من سے خواہشات کو دور  
نہیں کرتا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ وہ سیوک نہیں۔ چو گنا دا م  
مانگنے والا مرد دور ہے۔

..... ۱۰۹ .....

جہاں کام تھاں نام نہیں۔ جہاں نام نہیں کام  
دوں کبھول ناہیں طیں۔ روی رجنی اک تمام  
اڑکھ۔ جہاں کام رہتا ہے۔ وہاں نام نہیں رہتا۔ جہاں نام نہیں  
رہتا وہاں کام رہتا ہے۔ سورج اور چاند دلوں ایک جگہ کبھی نہیں  
مل سکتے۔

## خوارک صحیح

### میرے بچہ بات از مہاتما گاندھی

پرے۔ بوڑھے اور نوجوانوں کیواستے اپنی صحیح کو برقرار رکھنے کیواستے دنیا میں سب  
سے بہترین کتاب۔ اس میں ہمارا تمہاری نے اپنے تجربات کی بنابردار تجربات اور علاج  
وغیرہ دیئے ہیں۔ جو بڑی آسانی سے اور بغیر و پیسے کے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں۔

مکھانی، پچھانی، عده۔ کتاب قابل دید۔ قیمت صرف ۲۰ ر

~~~~~ 110 ~~~~

کا لامنہ کر مان کا۔ آ در لا وے آگ  
 مان بڑائی چھوڑ کر۔ رہے نام ولا ک  
 ار گھ۔ توعہت کی خواہش کامنہ کا لاگر اور شہرت کو آگ لگادے مان  
 بڑائی چھوڑ کر مالاک کے نام سے لوگا۔

~~~~~ 111 ~~~~

لینے کو سوت نام ہے۔ دیشے کو آن دان  
 ترنے کو ہے وینتا۔ بوڑن کو ابھیمان  
 ار گھ۔ اگر لینا ہے تو سوت نام (پر بھو کا نام) ہے۔ اور اگر وینیل ہے۔ تو  
 انماج دے۔ بھو ساگر سے پار اترنے کے لئے حلیمی ہے۔ اور بُٹے  
 کے لئے غرور ہے۔

~~~~~ 112 ~~~~

جب ہی نام ہر دے دھرلو۔ بھیشو پاپ کو ناش  
 ماں چنگی اگنی کی۔ پرمی پرانے گھاس  
 ار گھ۔ جب پر بھو کا نام ہر دے میں لیا۔ تب ہی پاپوں کا ناش ہو گیا  
 جس طرح آگ کی چنگاڑی گھاس پر پڑنے سے گھاس جل کر راکھ  
 ہو جاتی ہے۔

~~~~~ 113 ~~~~

جاگن سے سوون بھلا۔ جو کوئی جلنے سو نے  
 انتر لا لائی رہے۔ سچے سمرن ہوئے  
 ار گھ۔ جاگن سے سونا اچھا ہے اگر کوئی سونا جانتا ہو۔ اگر اندر پر ماتما

ستے لوگی رہے۔ تو آسانی سے سمرن ہوتا ہے؟

~~~~~ ۱۱۳ ~~~~~

کبھی اس بجگے نر دھنا۔ دھنو تباہیں کوئے  
دھن و تاسوں جانیئے۔ جاہی رام دھن ہوئے  
اہ ٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تمام سنوار نر دھن (غیر) ہے  
کوئی بھی دھن دان (دولتہند) نہیں۔ دولتہند اس کو سمجھئے۔ جس کے  
پاس رام نام کا دھن ہے۔

~~~~~ ۱۱۴ ~~~~~

سمرن مون من لائیں جیسے کیڑا بھر نگ  
کبیر بیمار سے آپ کو ہوئے جائے تے ہی زگ  
اہ ٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سمرن سے اس طرح من لگا۔ جس  
طرح کیڑے اور مکھی کا حال ہوتا ہے۔ کیڑا جب مکھی کے جال میں  
پھنس جاتا ہے۔ تو اپنے آپ کو ببول کر مکھی کے زگ کا ہو جاتا  
ہے۔

~~~~~ ۱۱۵ ~~~~~

جب۔ تپ۔ سینیم سادھنا سب بان کے ماہیں  
کبیر اجائے رام جن۔ سمرن اسم کچھ ناہیں!!  
اہ ٹھ۔ جب۔ تپ۔ سینیم سادھنا۔ سب سمرن کے طریقے ہیں۔  
کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ ہرف رام جن ہی جان سکتے ہیں۔  
کہ سب رام نام سمرن کی برابری نہیں کر سکتے۔

~~~~~ ۱۱۶ ~~~~~

چلتا تو ہری نام کی۔ اور نہ چتوے داں!  
 جو کچھ چتوے نام ہن۔ سوئی کال کی پھانس  
 ارکھ جن کے دل میں صرف ہری کی چتاد (فلک) ہے۔ وہ اور کسی کا نام  
 نہیں جپتے۔ جو پر بھوکے نام کو چھوڑ کر کسی اور کا نام جپتے ہیں۔  
 وہی موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

باہر کیا دکھرائے۔ انتہے جپئے رام  
 کہا کاج ستار سے۔ بچھے دھنی سے کام  
 ارکھ۔ باہر دکھلانے سے کیا فایدہ؟ دل کے اندر رام کا سمرن کر۔ بچھے  
 دنیا سے کیا مطلب؟ اور دل تند سے کیا غرض؟

سچے ہی دھن لگی رہے۔ کہہ کبیر گھٹ مائیں  
 ہر دے ہری ہری ہوت ہے مکھ کی حاجت نہیں  
 ارکھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ دل کے اندر پر بھوکا سمرن آسانی سے ہو سکتا  
 ہے۔ اگر ہر دے یہی ہری ہوتا رہے۔ تو مند سے بولنے کی  
 ضرورت نہیں رہتی۔

اس اوس رچتیا نہیں۔ پشو جیون پامی دکاہہ  
 رام نام جانا نہیں۔ انت پرہی مکھو کھیہ  
 ارکھ۔ اب تک بچھے ہوش نہیں آئی۔ تو نے اپنے جسم کی حیوانوں کی  
 طرح پر ورش کی۔ تو نے رام کا نام سمرن نہیں کیا۔ اس لئے آخر

تیرے منہ پر خاک ڈالی گئی۔

~~~~~ ۱۲۱ ~~~~

اُجول پھرے کے پسرا۔ پان سپاری کھائے  
ایک ہی ہری کے نام بن باندھا یم پور جائے  
اڑکھ۔ خواہ کتنے ہی صاف شفاف لباس زیبٹن کرے۔ اور پان سپاری  
کھائے۔ میکن اگر تو نے ہری کا نام نہیں جپا۔ تو سیدھا نزک  
کو جائے گا۔

~~~~~ ۱۲۲ ~~~~

پانچ پھر دھندرے گیا۔ تین پھر رہا سوئے  
ایک پھر ہری نام نہ جپیا۔ مکتی کہاں سے ہوئے  
اڑکھ۔ تو نے پانچ پھر تو دنیادی کار و بار میں صنائع کر دیئے۔ اور تین پھر  
سو کر گذاہ دیئے۔ ایک پھر بھی تو نے ہری کا نام نہیں جبا پھر  
مکتی کیسے ہوگی۔

~~~~~ ۱۲۳ ~~~~

وھوم وھام سے دن گیا۔ سوچت ہو گئی سابنج  
ایک گھری ہری نام نہ جپیا۔ جسی جن بھئی با بچھے  
اڑکھ۔ دن وھوم وھام سے گذر گیا۔ اور سوچتے سوچتے شام ہو گئی۔ مگر  
تو نے ایک گھری بھی ہری کا نام نہ جپیا۔ جسی جچے جن کر با بچھے  
ہو گئی۔

~~~~~ ۱۲۴ ~~~~

کبیرا یہ تن جات ہے۔ سکے تو ٹھور لگائے

کے سیوا کر سادھو کی۔ کے گوبند گن گائے  
ا ر تھے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ تن جار ہا ہے۔ اگر بچھ سے ہو سکے۔ تو اسے  
ٹھکانے لگا۔ یہ تو بتلا تو نے کتنے سادھوؤں کی سیوا کی ہے۔ اور کتنی تربہ  
گوبند کے گن گائے ہیں۔

125

سائب سپھل سولی جان لئے۔ ہر ہی سمرن میں جائے  
اور سائب یونہی گئے۔ کر کر بہت اپاٹے  
ا ر تھے۔ سائب ہی سپھل ہے۔ جو ہری نام میں جاتے۔ اور سائب بے فائدہ  
گئے۔ جو ہری سمرن کے بنا کسی اور دھنڈے سے میں لگا دئے

126

کیا بھروسہ دیہہ کا پسی جات چھن مایہیں  
سائب سائب سمرن کرو اور تین کچھ نا ہیں  
ا ر تھے۔ اس جسم کا کیا بھروسہ۔ جو پل میں مٹا جا رہا ہو۔ سائب سائب پر  
پر بھوسمرن کرو۔ اور تین کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔

127

کہتا کیرتن کل دشے۔ بھوستا گر کی ناؤ  
کہہ کبیر یا جگت میں نا ہیں اور اپاؤ! ا!  
ا ر تھے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس کل جگ میں بھوستا گر پار اُتر نے  
کے لئے کہتا کیرتن کشتی کے بغیر اور کوئی ذریعہ نہیں۔

128

جیون تھوڑا ہی بھلا جو ہری سمرن ہوئے  
لاکھ پرس کا جپوتا۔ یکھے دھرے نہ کوئے  
اہم۔ ۱۰ تھوڑی نہندگی اچھی ہے۔ جو ہری سمرن میں گذرا جائے ہری سمرن  
کے بغیر لاکھ پرس کی نہندگی کسی فہار میں نہیں۔

~~~~~ ۱۲۹ ~~~~

رام نام کو سمرتے ادھرے پتت انیک  
کہہ کبیر ناہیں چھاڑیئے رام نام کی ٹیک  
اہم۔ رام نام کا سمرن کرتے کرتے کئی پتت تر گئے۔ کبیر صاحب بہتے  
ہیں۔ کہ رام کا سمرن کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے۔

~~~~~ ۱۳۰ ~~~~

کبیر ہری کے نام میں بات چلادے اور  
تس اپر ادھی جیو کو یعنی لوک نکت ٹھوڑ  
اہم۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ ہری کے نام میں کوئی  
دوسری بات چلاتے ہیں۔ اس تصور وار انسان کو یعنی لوک  
میں بھی رہنے کو جگہ نہیں ملتی۔

~~~~~ ۱۳۱ ~~~~

کبیر لجیا لوک کی۔ ناہیں بوئے سار پنج  
جان بو جھ کنخن بچے۔ کیوں تو پکڑے کا پنج  
اہم۔ کبیر صاحب کہتے ہیں (لوگ) دنیا کی شرم سے سچ نہیں بولتے  
کیوں تو سونے کو چھوڑ کر کا پنج کو ہاتھ لگاتا ہے۔

~~~~~ ۱۳۲ ~~~~

سادھو ایسا چاہئے۔ سا پنجی کہے بنائے  
کے ٹوٹے کے جڑے بن کہے بھرم نہ جائے  
ارکھ۔ سادھو کو ایسا چلئی۔ وہ بالکل سمجھی پچھی بات کہے۔ خواہ اس سے اس  
کا تعلق ٹوٹ جائے یا مضبوط ہو جائے سچ کہے بغیر بھرم نہیں جانا۔

~~~~~ ۱۳۳ ~~~~

دوش پرائے دیکھ کر چلا ہستہ ہستہ  
اپنے چت نہ آوی۔ جن کی آدنہ انت  
ارکھ۔ حیو دوسروں کا دوش دیکھتے ہوئے اور اور دوں کا مذاق اڑاتے  
ہوئے چل لیسا۔ وہ اس انادی اور اشت پر ما تا کو اپنے ہر دہ  
میں نہ لایا۔

~~~~~ ۱۳۴ ~~~~

پنڈک دُور نہ کھئے دیجئے آدر مان ! !  
تن من سب نہ مل کرے بک بک آن ہی ان  
ارکھ۔ اپنی بدگوئی کرنے والے کو کبھی دُور نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ اس کا آدر لگا  
کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ دوسروے لوگوں سے براہی کر کے جنم اور دل  
سب کو پاک کر دیتا ہے۔

~~~~~ ۱۳۵ ~~~~

وستو کہیں ڈھونڈت کہیں۔ کیسے اُسے ہاگھ  
کہہ کبیر تب پائی۔ بھیدی می لیجے سا گھ  
الرکھ۔ بکیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ چیز تو کہیں ہتھے اور ڈھونڈتھنے  
والا اُسے کہیں ڈھونڈ دھتا ہے۔ تو پھر وہ کیسے ملے۔ وہ تو

تب ہی ملے گی۔ جب بھید جاننے والے کو ساٹھ لے کر اس کی تلاش کی  
جائے گی۔

136

سکھ کو ایسا چاہئے۔ گورود کو سرپس دے  
گورود کو ایسا چاہئے۔ سکھ کا چھونہ لے  
اللکھ۔ شاگرد کو چلے ہے۔ کہ گورود کو سب کچھ دے دے۔ اور گورود کو چاہئے  
کہ شاگرد کا چھونہ لے۔

137

پہنچاں کو نہ سمجھے۔ سمجھے تو تن بیکاںج  
تن چھوٹے تو کچھو نہیں۔ پن چھوٹے ہے لانج  
اللکھ۔ پہنچا اپنا پرن (عہد) نہیں چھوڑتا۔ اگر اس کا پرن چھوٹ  
جائے۔ تو اس کا زندہ رہنا فضول ہے۔ کیونکہ جسم چھوٹ جانے  
سے تو کچھ بھی نہیں آتا۔ مگر پرن (عہد) چھوٹ جانے سے بڑی  
شرم محسوس ہوئی ہے۔

138

سر کا کھے سر جات ہے سر کا ٹھی سر ہوئے  
جیسے باقی دیپ کی کٹے انہجیرا ہوئے۔  
اللکھ۔ سر کی حفاظت کرنے سے عزت و حرمت جانی رہتی  
ہے اور سر کا ٹھی دینے سے عزت ہوتی ہے۔ جیسی چراغ کی بنی  
کے کٹنے ہی سے روشنی ہوتی ہے۔

۳۹

کبیر اس نگت سادھو کی۔ چیوں گندھی کی بآس  
جو کچھ گندھی دے نہیں تو بھی بآس سو بآس

اہ تھے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سادھو (مہاتما ڈاٹ) کی صحبت عطر فردش  
کے گھر کی طرح ہے۔ اگر عطر فردش کچھ بھی نہ دے تو بھی مرکان خوشبو  
دیتا ہے۔

۴۰

مالا پھیرت جائیا۔ نیسا نہ من کا پھیر  
کر کا منکا ڈار دے۔ من کا منکا پھیر

اہ تھے۔ مالا پھیرتے ہوئے بہت عرصہ گندھی گیا۔ مگر من کی چنپیت دُور نہ  
ہوئی۔ اس لئے ہاتھ کی مالا پھینک دو۔ اور من کی مالا پھیرو۔

۴۱

اوپنے پانی نہ طکے۔ میچے ہی ٹھہرائے  
نیچا ہوئے عمود بھر پئی۔ اوپنے پیاسا سا جائے

اہ تھے۔ پانی اوپنی جگہ پر نہیں ٹھہرتا۔ نیچی جگہ میں لہ کر ٹھہر جانا ہے۔ اسی طرح  
انسان اگر جھک کر پانی پئے تو پیٹ بھر بھی سکتا ہے۔ اور اگر وہ اوپنی  
ہو کر کھڑے کھڑے پانی پئے کی کو شمش کر لگا۔ تو پیاسا سا ہی  
جائے گا۔

۴۲

پڑا ہوا تو کیا ہوا۔ جیسے لمبی کھجور  
پنچھی کو سایہ نہیں۔ پہلے لائے کے اتی دوسرے

اللہ نجٹھ۔ اگر وہ بڑا بھی ہو گیا۔ تو کیا ہوا۔ جس طرح بھی کچھ سے کبھی تو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔ پہنچتے اس کے سایہ میں آئم نہیں کر سکتے۔ اور س کو بھل بٹے، بہت فاعلہ پر نگتے ہیں۔ انسان کی اس تک رسائی نہیں ہوتی۔ اس طرح اس انسان کے بڑا ہونے سے دوسروں کو کیا فائدہ ہے؟

۔۔۔۔۔ ۱۴۳

یہ تن دش کی سیلہ می گو۔ امرت کی گمان  
سیں دیئے جو گورودمیں۔ تب بھی ستاجان  
ارکھ۔ یہ تن نہ رک کی بیل ہے۔ اور گورودمیت کی گمان ہیں۔ اگر سیں دیئے پہ  
گورودمیں۔ تو ہم ستاجان چاہیں۔

۔۔۔۔۔ ۱۴۴

بھاں آپا تھاں پیدا۔ جہاں سنتے تھاں سوئے  
کہ، کبیر کیبوائیں ہیں۔ چاروں دیر گرد و آپ  
ارکھ۔ جہاں مغدری ہے۔ وہاں آپا ہے۔ جہاں سنتے (شک) ہے وہاں  
سوک ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ چاروں طویل مرض کیوں  
کر رہیں ہے؟

۔۔۔۔۔ ۱۴۵

بھاں دیا تھاں دھرم ہے۔ جہاں لو بھاں پاپ  
جہاں گرد دھماں کاں ہے۔ جہاں جھما تھاں آپ  
ارکھ۔ جہاں رحمہ ہے وہاں دھرم ہے۔ جہاں لائج ہے۔ وہاں گناہ ہے۔  
جہاں غفران ہے۔ وہاں موت ہے۔ جہاں کھشما (معافی) ہے۔ وہاں

پرماں مانوں کرتے ہیں ۴

~~~~~ ۱۲۶ ~~~~

ست پُرش کی آرسی۔ سنتوں ہی کی دیہہ  
لکھا جو چاہے ایکھ ہو۔ ان ہای میں لکھ دیہہ  
ارکھ۔ سنتوں کا خشیریہ۔ ماک کی آرسی (آئینہ) ہے۔ اگر اس کو دیکھنا ہے  
تو ان میں دیکھ لے۔

~~~~~ ۱۲۷ ~~~~

من میسہ پنچبی ہٹھا۔ چڑھ کر چلا آکا ش  
سُورگ وک خالی پڑا۔ مہا حب سنتوں پاس  
ارکھ۔ میسہ امن پوندھو کر اڑا۔ آسان پر گیا۔ سُورگ وک خالی پڑا ہوا نہ  
ماک سنتوں کے پاس رہتا۔

~~~~~ ۱۲۸ ~~~~

سادھہ بھاری آتما۔ ہم سادھن کے جیو!  
سادھن میں ہم لوں رہیں جیوں پے ملتے گھیو!

ارکھ۔ سادھو بھاری آتما ہیں ہم سادھوؤں کے جیو ہیں۔ سادھوؤں میں اسی  
طرح رہتے ہیں۔ جس طرح دودھ میں گھنی رہتا ہے۔

~~~~~ ۱۲۹ ~~~~

مارگ کچلتے جو گرے دنا ہی نہ لائے گے دوس  
کہیں کہیر میٹھا رہتے۔ تا سر کرے کوں  
ارکھ۔ راہ چلتے چلتے جو گر پڑتے ہیں۔ ان کو کوئی دو شش نہیں

دیتا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو نہیں چلتے ان کے لئے البتہ کافے  
کوں موجود ہیں۔

~~~~~ ۱۵۰ ~~~~  
 لیک پرانی نہ تجھیں۔ کاٹر کٹل۔ کپوت  
 لیک پرانی پر ہری شاعر۔ سنگھ۔ سپلوٹ  
 ارکھ۔ بزدل۔ ریا کار اور نالائیں فرزند پرانی بات کے چھوڑنے کی ہمت نہیں  
 رکھتے۔ مگر شاعر۔ شیر اور لاٹون لڑکے پرانی لکیر کو جھپوڑ کر اپنے لئے نئی زمین  
 پیدا کر لیتے ہیں۔

~~~~~ ۱۵۱ ~~~~  
 کھیت نہ چھاڑے سورہاں۔ جو جھے دودل ماںہ  
 آسما جیوان مران کی۔ مہن میں را کھے نا نہہ  
 ارکھ۔ شجاع اور بیادر کھیت نہیں تھوڑتے۔ دو فوجوں کے درمیان محل  
 محل کر رکھتے ہیں۔ ان کے دلوں میں زندگی اور روت کا مطلق خیال  
 نہیں رہتا۔

~~~~~ ۱۵۲ ~~~~  
 سادھ۔ ستی اور سورہاں ان کی بات اگاڈھ  
 آسما پھاٹیں دیہہ کی۔ تھن میں اوہ کہا سادھ  
 ارکھ۔ سادھو۔ ستی۔ نہ سورہاں ان کی باتیں نیا رہی ہوتی ہیں۔  
 جس میں زندگی کی ہوسن نہیں ہے۔ انہیں میں زیادہ  
 سادھن ہے۔

۱۵۳

رٹنے کو سمجھی پڑی۔ شہر بازدھ اینکے  
صاحب آگئے آئی۔ بوجھیگا کوئی ایک  
ارجھ۔ رٹنے کو بہت ست آدمی طرس طرح کے سختیاں باندھ کر نکلے۔ مگر جو  
شخص مالک کے سامنے مینہ پرخوا کر لڑے گا۔ وہ کوئی ایک ہی  
ہو گا۔

۱۵۴

بوجھیں گے تب کہیں گے۔ اب کچھ کہانہ جائے  
بھیر پڑے من مسخرا۔ لڑے کہ دھوان بھاگ جائے  
ارجھ۔ بھی کچھ نہ کہو۔ جب لڑ کر مر جائیں۔ تب زبان کھولنا۔ کون جانے یہ  
من مسخرا ہے بھیر پڑتے ہی رٹے گا۔ یا بھاگ جائے گا۔

۱۵۵

دیہ کھیہ ہو جائے گی۔ پھر کون کہے گا دیہ  
نشیخ کر اپکار ہی۔ حیوان کا پھل ایہ  
ارجھ۔ جسم خاک ہو جائے گا۔ پھر بچھے دینے کو (خیرات کرنے کو) کوں کہے  
گا۔ یقین رکھ کر اپکار کرنا ہی زندگی کا مقصد رہتا۔

۱۵۶

دان دیئے دھن نہ گھٹے۔ نہی نہ گھٹے نیسر  
اپنی آنکھوں دیکھ لو۔ یوں کچھ کہیں کمیسر  
ارجھ۔ دان دیئے (خیرات کرنے) سے دھن (دولت) کم نہیں ہوتا  
جس طرح ہر ایک کو پانی دینے سے دریا کا پانی کم نہیں ہوتا۔

یہ بات اپنا آنکھوں سے دیکھو۔ بکیر صاحب یہ بات کہہ گئے  
ہیں +

— ۱۵۷ —

نرمن بھیسا تو کیا بھیسا۔ جونزل مانگے ٹھور  
مل نرمن سے رہت ہیں تے سادھو کوئی اور  
ارکھ۔ جونزل ہو کر آشرا مانگے تو اس کے نرمن ہونے سے کیا فائدہ۔ مل اور  
بزمل سے جو میرا ہوتے ہیں۔ وہ سادھو کوئی اور ہوتے ہیں۔

— ۱۵۸ —

کاپچے بھانڈے سے ہے چٹوں مکھار کا نیہہ  
بھیتر سے رکھشا کرے۔ باہر چوٹے دیہہ  
ارکھ۔ گھڑا بنانے والا مکھار پکے گھڑے کو ہاتھ میں لے کر باہر سے پتھرا  
ہتے۔ اور اندر سے سہارا دیئے رہتا ہے۔ اسی طرح  
گور و کوہونا چلہئے۔

— ۱۵۹ —

گانٹھے ہو ہاتھ کر۔ ہاتھ ہوئے سو لے  
آگے ہاٹ نہ پانی۔ لینا ہوئے سو لے  
ارکھ۔ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ اسے دان کر دے۔ اور جو گانٹھ میں ہو۔  
اسے دان کرنے کے لئے ہاتھ میں لے لے۔ کیونکہ آگے نہ تو بازار  
ہے۔ اور نہ بنیا ہی۔ جو کچھ پُنیہ کھانا ہو۔ یہیں  
کھائے۔

— ۱۶۰ —

را جا۔ را تا۔ را اور نگ۔ بڑا جو سمرے۔ م  
کہہ کبیر بندہ بڑا۔ جو سمرے نشکام

ارٹھ۔ راجہ۔ رانا۔ راؤ اور فقیر۔ ان سب میں وہی بڑا ہے جو رام کا سمرن  
کرے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بندہ وہی بڑا ہے۔ جو نشکام بھاڑ  
سے پڑھنے کا سمرن کرتا ہے۔

— ۱۶۱ —

سیوا کو دلو پھل۔ ایک سنت اک۔ آ۔  
رم جو داتا ممکنی کے سنت چپاویں نام

ارٹھ۔ دنیا میں دونوں ہی سیوا کرنے کے یوگیہ ہیں۔ ایک سنت ہاتا  
اور دوسرے رام رام تو ممکنی کے دینے والے ہیں اور سنت ام  
چپاتے ہیں۔

— ۱۶۲ —

گز نتھ پتھ سب چکت کے بات پتا و تد تین

رام ہر دے۔ من میں دیا اور سن سیوا میں لیئن  
ارٹھ۔ سنت شاسترا اور دنیا کے تمام مذہب تین باتیں بتلاتے ہیں۔ کہ  
رام کا نام ہر دے میں ہو۔ من میں دیا ہو۔ اور سن سیوا میں لکھا  
ہوا تو۔

— ۱۶۳ —

تن پوتہ سیوا کئے۔ دھن پوتہ کئے دان!

من پوتہ ہر ہی بھجن سے ہوت نہی بدقیان

ارٹھ۔ تن (ہسم) سیوا کرنے سے پاک ہوتا ہے۔ دولت خیرات کرنے

سے پاک ہوتی ہے میں ہری بھجن کرنے سے پورا (پاک) یہ تین طریقے  
عمل میں لائے سے کلیاں ہوتا ہے۔

۱۶۲

روکھا سوکھا کھائے کے تو خنڈ اپانی ہیو  
نہ دینہ پرانی چوپڑی۔ مرست لمحائے جیو  
ارکھ۔ روکھا سوکھا جو مل جائے۔ اس کو کھا کر خنڈ اپانی پیے دبرے کی  
چپڑی روئی دلکھ کر کیوں جی لمحاتا ہے۔

## کامیابی کے راز

یہ کتاب سوامی رام تیرنگ جی مہاراج کی تصنیف ہے۔ کتاب کیا  
ہے۔ دریا کو کوزے میں بند کیا گیا ہے۔ متعدد زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو  
چکا ہے۔ کتاب ہر لحظہ سے دیدہ زیب قیمت صرف .. .. .. ۶ راتے  
لوفٹ۔ سوامی رام تیرنگ جی مہاراج کی دیگر تمام تصانیف ہم سے  
طلب کریں۔ نیز ہر قسم کے آرڈر کی فوراً تعییل کی جاتی ہے۔

صلنے کا پتہ ۴۸

چہرلہ بکڑا پوتا جران کُش لواہار پیدا و اڑہ لاہو کہ

~~~~~ ۱۵ ~~~~

ہاتھی گھوڑے دھن کھنا چند رکھی بہونا ر  
 نام پنا یم لوک بیس پادت دکھ اپا ر  
 ارٹھ جن کے ہاں ہاتھی گھوڑے بیشمار دولت اور چند رکھی جیسی  
 استری ہے۔ اگر انہوں نے زندگی میں ہری نام کا سمرن نہیں کیا۔  
 تو وہ مرنے کے بعد یم لوک میں جاتے اور لا انہرہ سا دکھ پاتے

ہیں چ

~~~~~ ۱۶ ~~~~

گنگا تیر جو گھر کرے۔ پیو سے نرمل نیپر! ا!  
 بن ہری سمرن لکھتی نہ پوں کہے گئے داس کبیر  
 ارٹھ جگنگا کے کنارے پر اپنا گھر بناتے ہیں۔ وہ سب اس کا صاف شفاف  
 پانی پیتے ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ گنگا کے کنارے پو و باش  
 رکھنے پر بھی ہری سمرن کے بغیر لکھتی نہیں ہو سکتی۔

~~~~~ ۱۶ ~~~~

کبیر بیٹرا جرہ جرا۔ پھوٹے چھیک ہزار  
 ملکے ملکے تر گئے۔ دو لے جن سر بھار  
 ارٹھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ زندگی کا جہاں جرہ جرا ہو گیا ہے۔ اس  
 میں ہزار ہا سو راخ ہو گئے ہیں۔ جو ہلکے ہیں۔ وہ پار اتر جائینے کے یعنی  
 کنارے جائیں گے۔ مگر جن کے سر پر وزن یعنی گٹا ہوں کا بوجھ  
 ہے۔ وہ دوب جائیں گے۔

~~~~~ ۱۷ ~~~~

چلتی چکی دیکھ کے دیا کبیرا روئے  
دو پاؤں کے بیچ میں ثابت رہیا نہ کوئے  
اہٹھ - چلتی چکی دیکھ کر کبیر داس جی رد دیئے۔ کیونکہ چکی کے دو پڑوں کے  
درمیان جو آگیا۔ وہ ثابت نہیں رہا۔ یعنی پس کر آٹا ہو گیا۔

— ۱۶۹ —

ما یا مرے ن من مرے۔ مر مر گئے شریپ  
آشنا ترشنا نہ مرے۔ کہہ گئے داس کبیر  
اہٹھ - ما یا اور من کو مارتے مارتے کئی انسان خود لقمه اجل ہو گئے مگر نہ ما یا  
ہی مری اور نہ من ہی۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جس طرح ما یا اور من  
دولو نہیں مرتے۔ اسی طرح آشنا اور ترشنا بھی نہیں مرتے۔ ان  
سب کا مارنا بہت مشکل ہے۔

— ۱۷۰ —

کبیر اس سنوارے میں۔ گھنامش متی ہیں  
زم نام جانے نہیں۔ آئے ٹوپا دین  
اہٹھ - کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس سنوارے میں وہ انسان بہت  
ہی مورکھ ہے۔ جس نے سنوارے میں آ کر عیش وغیرت کی زندگی  
بس کی مگر سام نہیں جانا۔

— ۱۷۱ —

اُت تے کوئے نہ آؤں۔ جا سون لوچپوں دھائے  
اُت تے سب ہی جات ہیں۔ بھار لدائے لدائے  
اہٹھ - اُدھر (پلوک) سے تو کوئی لوٹ کر نہیں۔ جن سے دور گر

پوچھوں۔ اور ادھر سنار سے تمام لوگ اعمالوں کا بوجھ لاو لا دکر جاتے ہیں۔ اس لئے ان سے پرمیشور کا گیان پوچھنا بینافائدہ ہے۔

172

جگ میں بیری کوئی نہیں۔ جو من شنتیل ہوئے  
یہ آپا تو ڈال دے۔ دیا کرے سب کوئے  
اڑکھ۔ اگر من شنتیل ہے۔ کوچھ حکمت میں تیر کوئی دشمن نہیں۔ تو خود بینی کو دُور  
کر دے، آپ ہی تیرے اوپر دیا کریں گے۔

173

سما پچے شراب نہ لائی۔ سما پچے کال نہ کھائے  
سما پچے کو سما نچا ملے۔ سما پچے ناہیں سملائے  
اڑکھ۔ جو سچا ہے۔ اس کو کسی کی بد دعا سے نقصان نہیں ہنچتا۔ سچے کو موت  
نہیں کھاتی۔ سچے آدمی کو پر ما تھامل جاتے ہیں اور وہ سچے پریم پہ ہیں  
سما جاتا ہے۔

174

کبیر اسوتا کیا کرے۔ جا گن کی کر چون پ  
یہ دسم تہرا لال ہے۔ گن گن گر کو سونپ  
اڑکھ۔ کبیر سوتا ہٹا کیا تر تاہے۔ جا گئے کی عادت ڈال۔ یہ سانس تیرا لال  
کی طرح قیمتی ہے۔ اس کو گن کر گرو کو سونپ دے۔

175

مور تو کی چیوڑی۔ بہٹ باندھا سنار  
داں کبیہ اگیوں بندھے جائے نام اُھار

امکھ - یہ میرا ہے۔ یہ تیرا ہے۔ اس خیال نے تمام سنوار کو باندھ رکھا  
ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ کیوں بندھا جائے۔ جس کو صرف  
نامِ ہی کا اڈھا رہے۔

کل ایضاں کھوئے کے جیت مٹا نہیں گوئے  
دیکھتے جو نہیں دیکھا۔ اور شٹ کھاؤے سوئے  
ارٹھ۔ جاتی ایضاں کو چھوڑ کر کسی سے۔ جلتے جی مرا نہیں جاتا۔ دیکھتے ہوئے  
بھی چونظر نہ اُوے۔ اس کو اور شٹ (دکھانی نہ دینے والا) بکھتے  
ہیں۔

# پاگ سا دہن کی کتّب

صحت اور یوگ آسن ۔ ۱۲ پرانا یام و دھمی  
پینوی کرم ۔ ۔ ۔ ۱۳ پہنچن دل ۔ ۔ ۳ راتن  
پریم بھکتی ۔ ۔ ۔ ۱۴ بخ گھر کی سیر ۔ ۔  
یکسر دید کا اردو ترجمہ عالیہ  
صلوٰۃ کا پتھر

جزل بکند پوچرا نگران کنیت لوهاری در فازه لامور

۱۶۷

تاری اک سنوارے آئی۔ مانی نہ وا کے بانے جائی  
گوڑ نہ موڑ نہ پران آدھا رہتا میں بھرم رہا سنوار  
ا رکھ۔ مایا ایک استری ہے۔ جو اس سنوار میں آئی ہوئی ہے۔ اس کی نہ ماں  
ہے۔ نہ باب نے پیدا کیا۔ عمر پر کچھ نہیں۔ اور نہ وہ پران دالی ہے۔  
اس میں سنوار بھرم رہا ہے۔

۱۶۸

چوگی۔ جنگم جیوڑا۔ سینیاسی درولیش!!  
بنا پر کم ہنچ نہیں دُر لجھ سوت گور ولیش  
ا رکھ۔ چوگی۔ جنگم۔ سراوگی۔ سینیاسی۔ درولیش خواہ کوئی ہو۔ جب  
تک پر کم نہ ہو گا۔ کبھی گور و کے ولیش کو نہ پہنچ سکنگے۔

۱۶۹

تیر رکھ بر ت کر چک ڈا۔ ٹھنڈے سے پانی ہنائے  
سوت نام جانے بنا کال جگت چاک کھائے  
ا رکھ۔ دنیا تیر رکھ بر ت کرتے اور ٹھنڈے سے پانی میں ہنلتے مرگٹی سوت نام  
کے جانے بغیر کال جگت کو کھاتا رہا۔

۱۷۰

جب لگ کھلکھلی سکام ہے۔ تب لگ نرپل یو  
کہیں کبیر وہ کیوں لمیں۔ تبہ کافی بخ دیو!

ا رکھ۔ جب تک بھلکتی کسی غرض کے ساتھ ہے۔ تب تک تمام محنت  
بے فائدہ ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ جو بیغیر غرض

اور بے نیاز دیوٹا ہیں۔ کیسے مل سکتے ہیں۔

— ۱۸۱ —

نہائے دھوئے کیا ہوا۔ جو من میں میل سمائے  
میں سماجی میں رہے۔ دھوئے باس نہ جائے  
ارکھ۔ نہانے دھونے سے کیا ہوگا۔ جب من میں میل سماں ہو۔ پھلی ہمیشہ پانی  
میں رہتی ہے۔ مگر پھر بھی اس کی دھونے سے بدبو نہیں جاتی۔

— ۱۸۲ —

اوگن کہوں شراب کا۔ گیان و نرم سُن یہہ  
ماں ش سے پشو کرتے۔ دام گانٹھ سے دیہہ  
ارکھ۔ اے گیان وے آدمیوں! سُن لو۔ شراب میں کیا کیا ؎یب  
ہیں۔ ایک تو یہ انسان سے حیوان بنائی ہے۔ دوسرے اس  
کے پیٹھ سے دولت بھی گانٹھ۔ سے جاتی ہے۔

— ۱۸۳ —

سکھ کا ساگر شیل ہے۔ کولی نہ پاؤے تھاہ  
ثباہ بننا سادھو نہیں۔ در پیہ بننا نہیں شاہ  
ارکھ۔ سکھ کا سمندر شیل ہے۔ اس کی تھاہ نہیں ملتی۔ جس طرح شبد  
کے بغیر اپنی یوگ ابھیاس کئے بغیر کوئی سادھو نہیں ہو سکتا۔ اور نہ  
دولت کے بغیر کوئی امیر ہو سکتا ہے۔

— ۱۸۴ —

۱۸۳

جا کارن جگ ڈھوڈھیا۔ سو تو ہر دے نا نہ  
پردہ دیا بھرم کا۔ تائے سوچھے نا نہ  
ارکھ۔ جس کے کارن تمام دنیا چھان ماری۔ وہ دل میں موجود ہے۔ صرف  
بھرم کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ جس سے وہ نظر نہیں آیا۔

۱۸۵

شید ہی مارے بن گئے۔ شبد ہی تجیاراج  
جو یہ شبد بو بکیا۔ تا کام سر یا کام  
ارکھ۔ شبد کے مارے بن کو چلے گئے۔ شبد کی زدتے راج  
کو ترک کرو دیا۔ جس کسی نے اس شبد کو اپھی طرح سمجھ لیا۔  
اس کا کام بن گیا۔

۱۸۶

تیرنگہ گئے تے ایک پھل۔ سنت بلے پھل چارہ  
سنت گورہ بلے اینک پھل۔ کہے کبیر و چارہ  
ارکھ۔ تیرنگہ جانے سے ایک پھل ملتا ہے۔ اور اگر کوئی سنت مل جائے  
تو چار پھل ملتے ہیں۔ اگر سنت گورہ مل جائیں۔ تو انیک (بیشمارہ)  
پھل ملتے ہیں۔ کبیر صاحب و چارہ کر کہتے ہیں۔

186

گرچھ یو گیشور گور و پنا - لا گا ہری کی سیو  
کے کبیر بیکنٹھ تے - پھیر دیو شک دیو  
ارکھ - بو جنم سے ہی یو گیشور ہے - اور جس نے کسی کو اپنا گور و نہیں بنایا -  
اور بغیر گور کے ہی ہری کی سیوا میں لگا رہا کبیر صاحب فرماتے ہیں -  
کہ جس طرح شک دیو جیسے یو گی کو بیکنٹھ سے واپس آنا پڑا -  
اسی طرح اس یو گیشور کو بھی بیکنٹھ سے واپس آنا پڑے گا -

188

کبیر تین لوک نو کھنڈ میں گور و تے بڑانہ کوئے  
کرتا کرے نہ کر سکے - گور و کرے سو ہوئے  
ارکھ - کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ تین کھنڈ میں گور و سے بڑا کوئی نہیں  
پر ما تما بھی جس کام کو کرنا چاہیں - نہیں کر سکتے مگر گور و جو چاہیں - کر  
سکتے ہیں -

189

من گور کھ من گو بند - من ہی او گھڑ سوئے  
جو من را کھے جتن کر - من ہی کرتا ہوئے  
ارکھ - من ہی گور کھ ہے - من ہی گو بند ہے - من ہی او گھڑ ہے - اگر کوئی شخص  
من کی تعلیم و تربیت کا راز جانتا ہے - تو من ہی خالق ہو سکتا ہے -

۔۔۔۔۔

کریم شودار

PRICE AS. 1

کریم شدرون

PRICE AS. 3